عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN
جلد:۳۰ | ۱۳تا۱۹/شعبان ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۶تا۲۲/جولائی ۲۰۱۱ء | شمارہ:۲۷

اللہ اکبر

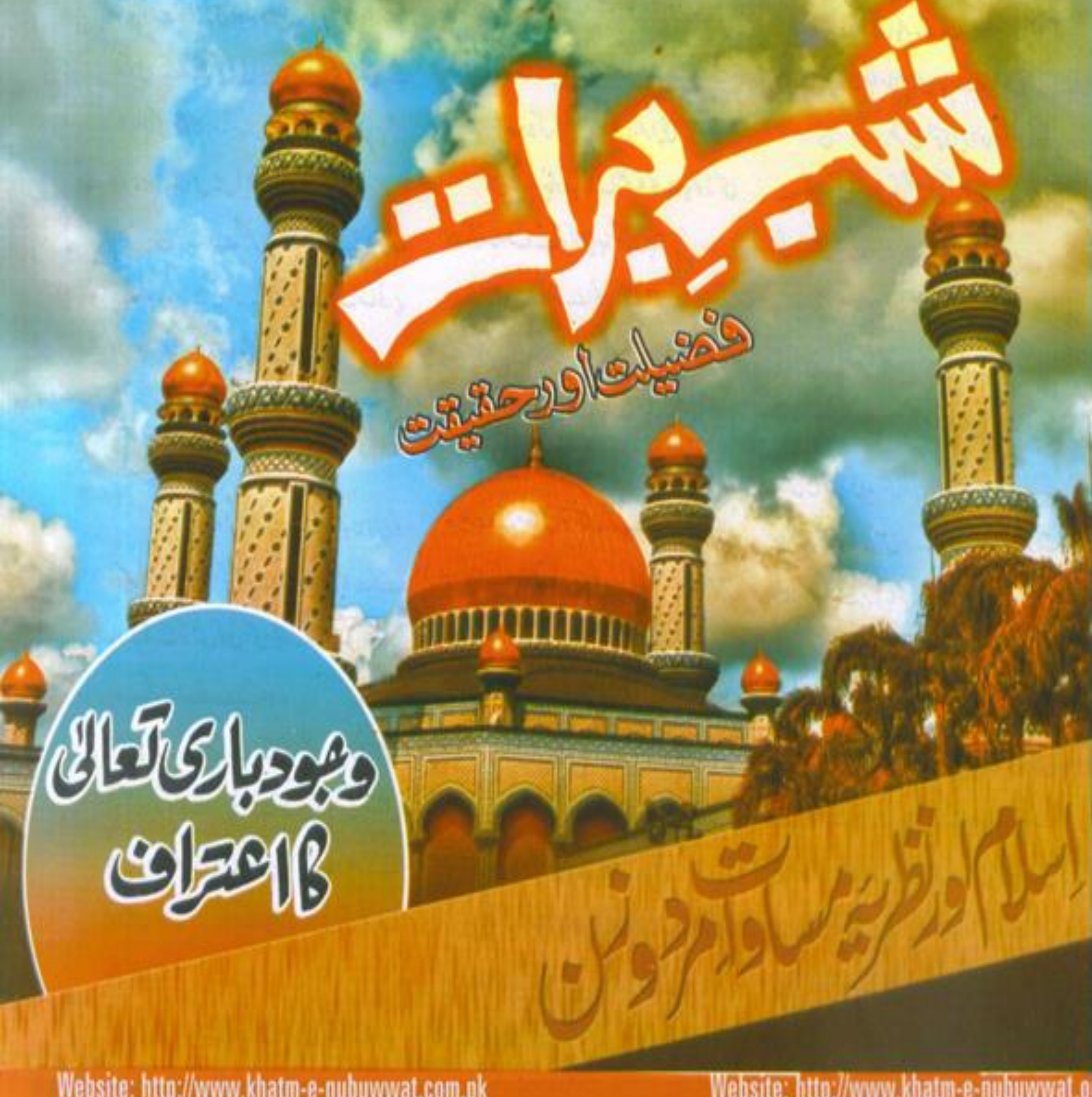

شبِ برات
فضیلت اور حقیقت

وجود باری تعالیٰ کا اعتراف

اسلام اور نظریہ مساواتِ مرد و زن

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.o
http://www.khatm-e-nubuwwat.c

بد دماغ شوہر کے لئے دعا کرنا

عالیہ چوہدری، اٹک

س:...... ایسے شوہر کے متعلق کیا حکم ہے جو پانچ وقت کا نمازی ہو، اعتکاف بھی بیٹھتا ہو، لیکن لوگوں کے کہنے پر اپنی بیوی پر طرح طرح کے الزام بھی لگاتا ہو، یہاں تک کہ زنا کا الزام بھی لگاتا ہو، جبکہ اس میں ایک فیصد بھی سچائی نہ ہو؟

ج:...... ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈرنا چاہئے کیونکہ پاکدامن اور نیک صالحہ پر الزام اور تہمت لگانا بڑا گناہ ہے۔

س:...... کیا ایسے شوہر کو چھوڑ دینا چاہئے جبکہ بچے بھی جوان ہو رہے ہوں؟

ج:...... چھوڑنا تو نہیں چاہئے البتہ اس کو سمجھانا چاہئے کہ اگر آپ اپنی بُری حرکات سے باز نہ آئے تو میں کوئی بھی فیصلہ کرلوں گی، مگر یہ سب کچھ ڈرانے کے لئے ہو۔

س:...... میرے لئے کیا حکم ہے جبکہ میں قرآن کو گواہ بنا کر اپنی بے گناہی کو واضح کر چکی ہوں، وہ پھر بھی اپنی ضد پر قائم ہے، اور اپنے فرائض ادا نہ کرنے کے باوجود تباہی کی طرف جارہا ہے؟

ج:...... ایسے بد دماغ انسان کے لئے اللہ سے دعا کریں، اگر کوئی نیک صالح بزرگ قریب ہوں تو ان سے دعا کرائیں، اگر وہ کوئی تعویذ دیدیں تو ان کو پلایا جائے میں بھی آپ کے شوہر کی اصلاح کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔

جادو کی کاٹ کیلئے ہندو ساحر سے مدد لینا

حافظ کریم بخش مینگل، کراچی

س:...... جادو یا کالے علم کا کاٹ یا توڑ کسی ہندو کو معاوضہ دے کر کرایا جاسکتا ہے؟

ج:...... ہمارے اکابر نے اس کو ناپسند کیا ہے، پھر یہ ایمانی غیرت کے بھی خلاف ہے کہ ایک ہندو سے علاج کرایا جائے جبکہ یہ بھی معلوم نہ ہو کہ وہ کیا علاج کرتا ہے؟ ظاہر ہے وہ دین و شریعت کے مطابق تو نہیں کرے گا، اپنی رامائن اور گیتا کے مطابق کرے گا، کیا کوئی مسلمان گوارا کرسکتا ہے کہ اس پر گیتا یا رامائن کا دم کیا جائے؟

پرائز بانڈ کا حکم

اختر حسین، راولپنڈی

س:...... اسلام میں پرائز بانڈ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ تفصیل سے جواب دیں۔

ج:...... پرائز بانڈ پر نکلنے والا انعام وصول کرنا ناجائز اور حرام ہے، کیونکہ اس میں سود اور جوئے کی آمیزش ہے۔

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

س:...... جیسا کہ پیپسی والے اشتہار دے رہے ہیں کہ ایس ایم ایس کرو، روزانہ ایک لاکھ کا انعام نکلتا ہے، اس بارے میں اسلام میں کیا حکم ہے؟ کیا یہ انعام اسلام میں جائز ہے یا نہیں؟

ج:...... اسی طرح پیپسی پر انعام بھی ناجائز ہے، تفصیلات سوال کی تفصیل کی صورت میں عرض کی جاسکتی ہیں۔

بیع اور وعدہ بیع

محمد اقبال، راولپنڈی

س:...... کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ کسی زمین کی خرید کی مد میں دس فیصد رقم ادا کرنے کے بعد اس کا قبضہ حاصل کرکے اس زمین پر بلڈنگ بنانا اور فروخت کرنا جائز ہے؟

ج:...... دس فیصد پیشگی ادائیگی کی صورت میں اگر زمین اور مکان کا قبضہ مل جائے اور بقیہ رقم کی ادائیگی کی تفصیلات طے ہوجائیں تو اس زمین و مکان کو آگے پلاٹ اور فلیٹ کے وعدہ پر فروخت کرنا جائز ہے، اور یہ وعدہ بیع کی شکل ہوگی، ہاں ان پلاٹوں اور فلیٹس کو ان کا خریدار اس وقت تک مزید آگے فروخت نہیں کرسکے گا، جب تک اس کو قبضہ نہ مل جائے یا ان کا ڈھانچہ نہ کھڑا ہوجائے۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری   صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی   مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۰   ۱۳ تا ۱۹ شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ جولائی ۲۰۱۱ء   شمارہ:۲۷

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

نئی قادیانی سازش عروج پر!	۵	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
شب براءت: فضیلت اور حقیقت	۷	مولانا خالد فیصل ندوی
اللہ اکبر!	۱۲	مولانا محمد ازہر
وجود باری تعالیٰ کا اعتراف	۱۴	اعظم سکندر
قادیانیوں سے تعلقات	۱۶	مفتی ارشاد حسین سعیدی
اسلام اور نظریہ مساوات مرد وزن	۱۷	عمران احمد سلفی
تحفظ ختم نبوت کی خاطر قربانیاں (۴)	۱۹	مولانا حذیفہ وستانوی
تحفظ ختم نبوت پروگرامز، کراچی	۲۲	رپورٹ: مولانا توصیف احمد
خبروں پر ایک نظر	۲۶	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون بیرون ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری   مطبع: القادر پرنٹنگ پریس   طابع: سید شاہد حسین   مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

جہنم کے احوال

اہلِ ایمان کی دوزخ سے رہائی

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

ترجمہ:... ”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جس شخص کو اس بات میں شک ہو وہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پڑھ لے کہ: بے شک اللہ تعالیٰ کسی کا ایک ذرہ حق بھی نہیں مارتا۔“ (ترمذی ج:۲ ص:۸۳)

مطلب یہ کہ اگر کسی میں ذرّہ ایمان ہو تو حق تعالیٰ اس کو بھی ضائع نہیں فرمائیں گے، بلکہ اس کی برکت سے اس شخص کو دوزخ سے نجات عطا فرمائیں گے۔

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: دو آدمی جو دوزخ میں داخل ہوں گے ان کی چیخ و پکار سخت ہوجائے گی، رَبِّ تبارک و تعالیٰ فرشتوں کو حکم فرمائے گا کہ: ان دونوں کو نکال لو! جب ان کو نکال لیا جائے گا تو حق تعالیٰ شانہٗ ان سے فرمائیں گے کہ: تم کس وجہ سے اس قدر چیخ رہے تھے؟ وہ عرض کریں گے کہ: ہم نے ایسا اس لئے کیا تاکہ آپ ہم پر رحم فرمائیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ فرمائیں گے کہ: میری رحمت تمہارے لئے یہی ہے کہ تم واپس جاکر اپنے آپ کو دوزخ میں وہیں ڈال دو جہاں تم پہلے تھے! چنانچہ وہ دونوں چلے جائیں گے، ان میں سے ایک تو اپنے کو دوزخ میں ڈال دے گا، اللہ تعالیٰ دوزخ کو اس کے حق میں ٹھنڈی اور سلامتی والی بنادیں گے، اور دُوسرا شخص کھڑا رہے گا، اپنے آپ کو دوزخ میں نہیں ڈالے گا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اس سے فرمائیں گے کہ: تو اپنے آپ کو دوزخ میں کیوں نہیں ڈالتا کہ جس طرح تیرے رفیق نے کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ: اِلٰہی! میں (تیری رحمت سے) یہ اُمید رکھتا ہوں کہ جب آپ نے ایک بار مجھے دوزخ سے نکال لیا تو دوبارہ اس میں نہیں ڈالیں گے۔ حق تعالیٰ شانہٗ وعم نوالہٗ فرمائیں گے کہ: جا! تجھ سے تیری اُمید کے موافق معاملہ کیا جاتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دونوں کو بیک وقت جنت میں داخل کردیا جائے گا۔“ (ترمذی ج:۲ ص:۸۴)

حق تعالیٰ شانہٗ کا یہ ارشاد کہ: ”میری رحمت تمہارے حق میں یہی ہے کہ تم اپنے آپ کو دوزخ میں ڈال دو“ بطور امتحان و آزمائش کے ہوگا، کبھی رحمت بصورت قہر ہوتی ہے، دیکھنے والوں کو اس سے دھوکا ہوجاتا ہے۔ دُنیا میں جو مصائب و تکالیف بندۂ مؤمن پر آتی ہیں، وہ حق تعالیٰ شانہٗ کی عنایت و رحمت ہیں، مگر ہم ظاہر بینوں کو اس رحمت و عنایت کا ادراک مشکل ہوتا ہے۔ اس کے برعکس کبھی قہرِ الٰہی نعمتوں کی صورت میں نازل ہوتا ہے، یہ حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے اِستدراج ہوتا ہے، مگر ظاہر بین ایسے شخص کو موردِ نعمت سمجھتے ہیں۔

ان دو شخصوں میں سے ایک نے تفویض و تسلیم کا راستہ اپنایا، اور حق تعالیٰ شانہٗ نے اپنی قدرت سے اس کے حق میں نار کو گلزار کردیا۔ دُوسرے نے حق تعالیٰ شانہٗ کی رحمت کا دامن تھاما، اور حق تعالیٰ شانہٗ نے اس سے اس کے گمان کے مطابق معاملہ فرمایا۔

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: میری اُمت کے کچھ لوگوں کو میری شفاعت پر دوزخ سے نکالا جائے گا، ان کا نام ”جہنمی“ رکھا جائے گا۔“ (ترمذی ج:۲ ص:۸۴)

ان حضرات کا نام ”جہنمی“ تجویز کیا جانا ان کی تحقیر و تذلیل کے لئے نہیں ہوگا، بلکہ حق تعالیٰ شانہٗ کے احسانِ عظیم کی یاد دہانی اور اس پر شکر مزید کے لئے ہوگا، جیسا کہ دُوسری حدیث میں ہے کہ ان کو ”عتقاء الرحمٰن“ کہا جائے گا، یعنی ”رحمٰن کے آزاد کردہ“ گویا یہ لوگ اصل مستحق تو جہنم ہی کے تھے، مگر رحمتِ خداوندی نے ان کی دست گیری فرمائی اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ان کو دوزخ سے رہائی عطا فرمادی، پس رحمتِ خداوندی کا ان کی طرف متوجہ ہوجانا ان کے لئے سب سے بڑا اعزاز ہوگا۔

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: میں نے جہنم جیسی چیز نہیں دیکھی، جس سے بھاگنے والے سو رہے ہوں، اور نہ جنت جیسی دیکھی، جس کے طالب سو رہے ہوں۔“ (ترمذی ج:۲ ص:۸۴)

یہ حدیث سند کے اعتبار سے کمزور ہے، مگر مضمون صحیح ہے، یعنی دوزخ ایسی خوف ناک چیز ہے کہ اگر اس کا منظر ہم پر کھل جائے تو نیند اُڑ جائے، اور جنت ایسی دولتِ عظمیٰ ہے کہ اگر اس کی حقیقت کھل جائے تو اس کے شوق میں راتوں کی نیند حرام ہوجائے، اس لئے جہنم سے بھاگنے والوں اور جنت کا اشتیاق رکھنے والوں کے میٹھی نیند سونے پر جتنے بھی تعجب کا اظہار کیا جائے، کم ہے۔ ☆☆

اداریہ

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

نئی قادیانی سازش عروج پر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

اس وقت ملک عزیز میں ایک بار پھر قادیانی سازشیں عروج پر ہیں۔ ہمارے حکمران باہم دگر دست بگریبان ہونے کے باعث دوست ودشمن کی پہچان سے تہی دست ہیں۔ ان حالات میں چہار سو اندھیرا نظر آتا ہے۔ کیا ہورہا ہے۔ پس پردہ کون ملک عزیز کی وحدت پر کلہاڑا چلا رہا ہے۔ اس طرف کسی کا دھیان نہیں۔ بھلا توجہ فرمایئے کہ:

۱...... گزشتہ سال قادیانی مراکز لاہور پر حملہ ہوا۔ کئی جانیں ضائع ہوئیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اسی دن اعلان کیا کہ اس سانحہ کے ملزمان کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔ ایک ملزم موقع پر صحیح وسالم گرفتار ہوا۔ اس سے باقی ملزمان کو تلاش کرنا بہت آسان ہوگیا تھا۔ لیکن آج تک حکومت وقادیانی خاموش ہیں۔ حکومتی خاموشی تو سمجھ میں آتی ہے۔ کہ سب کچھ ان کے علم میں ہے۔ لیکن وہ زبان پر نہیں لانا چاہتے۔ قادیانی کیوں خاموش ہیں؟ یہ ایک گہرے تدبر کا معاملہ ہے۔ حکومت میں چھپے قادیانی عناصر وقادیانی قیادت نے یہ ڈرامہ سٹیج کیا تاکہ باہر کی دنیا سے سیاسی پناہ کے نام پر ویزوں کا دھندا چلتا رہے۔ سال بھر اس واقعہ کی کمائی قادیانی قیادت نے کھائی۔ یہ سب ان کا کیا دھرا تھا۔

۲...... اب حال ہی میں دوسرا ڈرامہ کیا۔ ہمیں برطانیہ سے فون پر دوستوں نے اطلاع دی کہ کسی ویب سائٹ پر تین پوسٹر ایک ایک ورقہ ہیں۔ اس میں قادیانیوں کے خلاف تشدد پر لوگوں کو ابھارا گیا ہے۔ عالمی مجلس نے ان اشتہارات کو دیکھا تو اگلے روز اخبارات کو بیان جاری کیا کہ یہ قادیانی ذہن کی تخلیق ہے۔ روزنامہ اسلام میں اشتہار شائع کیا کہ جان بوجھ کر قادیانی اس طرح کی مذموم حرکت سے ایک پرامن جدوجہد کی حامل جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ خود قادیانیوں نے برطانیہ میں گھر گھر اور سفارت خانوں میں ان اشتہاروں کو انٹرنیٹ سے نکال کر عمدہ کاغذ پر شائع کرکے تقسیم کیا۔ چناب نگر (قادیانی مرکز) میں بھی تمام حکومتی ایجنسیوں کو قادیانیوں نے یہ اشتہار فراہم کئے۔ ہم اس وقت سمجھ گئے کہ اس ڈرامہ سے قادیانی دہرا فائدہ حاصل کرنے کے درپے ہیں:

الف...... ویزوں کے تسلسل کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔

ب...... اور یہ کہ ایک دینی جماعت جس نے ہمیشہ اتحاد بین المسلمین کا سٹیج ملک کو مہیا کیا۔ قادیانی کفر کو آئینی جدوجہد سے چاروں شانے چت کیا۔ اس جماعت پر قدغن لگوانے کی تیاری ہورہی ہے۔ ہم نے وزیراعظم پاکستان سے لے کر ہوم سیکرٹری پنجاب تک کو اپنے خدشات سے باخبر کیا۔

۳...... دیکھا جائے تو یہ اتفاقی واقعات نہیں بلکہ ایک گہری خطرناک کاروائی ہے۔ اسٹیبلشمنٹ (*Stablishment*) کا وفاقی سیکریٹری سہیل احمد کو لگایا گیا۔ جس کے تحت پورے ملک کے سیکریٹریز اور پوری بیوروکریسی ہے۔ وہ مبینہ طور پر قادیانی ہیں۔ قادیانی لابی اور اس کے گماشتے نیا کھیل کھیلنا چاہتے ہیں۔ ہماری بیوروکریسی لکیر کے فقیر کی طرح قادیانی لابی کی خوشنودی کے لئے آنکھیں بند کئے ہوئے ہے۔

۴...... روزنامہ اسلام ۲۷؍جون ۲۰۱۱ء کی خبر ہے۔حکومت نے سابق آئی۔جی سندھ،ڈی۔جی۔ایف۔آئی۔اے وسیم احمد کو محکمہ داخلہ میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری مقرر کیا ہے۔اسٹیبلشمنٹ کا سیکرٹری قادیانی ہو۔محکمہ داخلہ کا ایڈیشنل چیف سیکرٹری قادیانی ہو تو پھر اس ملک کے قادیانی نرغے میں ہونے میں کیا کسر باقی رہ جاتی ہے؟وسیم احمد قادیانی کو سپریم کورٹ کے حکم پر اس کی کرپشن و نااہلی کی وجہ سے ڈی۔جی۔ایف۔آئی۔اے کے عہدہ سے برطرف کیا گیا۔رحمن ملک صاحب کو قادیانی گروہ نے کیا پڑیا سنگھائی ہے کہ وہ قادیانیت نوازی میں اتنے مست ہوگئے ہیں کہ سپریم کورٹ کے برطرف کردہ شخص کو وزارت داخلہ کا ایڈیشنل چیف سیکرٹری مقرر کردیا ہے۔محض اس لئے اس کو نوازا جارہا ہے کہ وہ قادیانی ہے۔ورنہ اس کے کرپشن و نااہلی کے تذکروں سے تو سپریم کورٹ تک گونج اٹھے ہیں۔ ان حالات کو دیکھ کر کسی کار خیر کی توقع رکھنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ان امور کو ہم نے دیکھا تو ہمارا ماتھا ٹھنکا کہ کچھ ہونے والا ہے۔

۵...... وہی ہوا جس کا خدشہ تھا کہ مورخہ ۲۸؍جون ۲۰۱۱ء کو ڈی۔پی۔او چنیوٹ نے بلاکر زبانی کہہ دیا کہ تیسواں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر ان حالات میں منعقد نہ کیا جائے۔غالباً ہوم آفس پنجاب نے ان کو چٹھی ارسال کی کہ ’’ہمیں خفیہ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ردقادیانیت کورس منعقد ہورہا ہے۔‘‘عقلمند، شریف انسان سے کوئی پوچھے کہ:

الف...... جو کورس تیس سال سے ہورہا ہے۔

ب...... جس کے اشتہار چھپ کر پورے ملک میں متعدد دینی رسائل میں اشتہار و مضمون شائع ہوئے۔مورخہ ۲۶؍جون کو روزنامہ اسلام کے تمام ایڈیشنوں میں مضمون شائع ہوا۔وہ خفیہ ذرائع کی اطلاع کیسی؟محض پابندی لگانے کے لئے عذر تراش کر اپنے مجرم ضمیر کی خلش کو چھپانے کے لئے’’خفیہ ذرائع سے معلوم ہوا‘‘ کا لفظ استعمال کیا گیا۔

۶...... پھر یہ کورس تیس سال سے خیر وخوبی سے ہورہا ہے۔خالصتاً اسلامی نقطۂ نظر سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو واضح کیا جاتا ہے۔منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے شبہات کا قرآن وسنت کی روشنی میں رد کیا جاتا ہے۔مطبوعہ نصاب پڑھایا جاتا ہے۔جو کام انتیس سال سے ہوا۔کسی مکھی کے پر،مچھر کی ٹانگ،کا نقصان نہیں ہوا۔اب اس کو بندش کے نشانہ پر رکھنا سراسر مندرجہ بالا قادیانی سازشوں کی ایک خطرناک یا اس کا ’’فیصلہ کن‘‘ مرحلہ ہے۔

۷...... ہم نے کورس کو محض علمی جدوجہد کے تسلسل کے دائرہ کار میں رکھنے کے لئے داخلہ فارم میں شرائط رکھی ہیں:

الف...... طالب علم اپنا یا اپنے والد کا شناختی کارڈ یا مدرسہ کا سرٹیفکیٹ ہمراہ لائے۔

ب...... غیر نصابی سرگرمیوں پر پابندی ہوگی۔

ج...... کسی طالب علم کو چناب نگر،دریا یا پہاڑوں پر جانے کی اجازت نہ ہوگی۔

د...... کسی خلاف قانون جماعت کا لٹریچر و سٹیکر رکھنے کی اجازت نہ ہوگی۔ان تمام شرائط کے ساتھ داخلہ ہوگا۔

ھ...... مطبوعہ نصاب پڑھایا جائے گا۔

و...... اس کا امتحان ہوگا،امتحان پاس کرنے والوں کو سند ملے گی۔ایک دینی جماعت کا ایک دینی ادارہ میں سالانہ ریفریشر کورس/علمی معلوماتی سالانہ سمرکیمپ ہوتا ہے۔

ملک عزیز کا دینی ادارہ مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر جو وفاق المدارس سے ملحق ہے۔اس کی دیواقامت چاردیواری میں کورس ہوتا ہے اور اس سال بھی ہوگا انشاءاللہ!اس سے روکنا ہمارے خیال میں وہ خطرناک قادیانی کھیل ہے جو کھیلا جارہا ہے۔کیا ایسے ہوجائے گا؟کہ امت ۱۹۷۴ء سے پہلے کی پوزیشن پر چلی جائے اور قادیانی پھر سے پر پرزے نکال کر اسلام کو کفر اور کفر (قادیانیت) کو اسلام ثابت کرنے لگ جائیں اور اس کے لئے وہ ہوم سیکرٹری کی چٹھی کو استعمال میں لائیں۔ایسے ہوجائے گا؟یہ پوری مسلمان قوم کے سوچنے کا مسئلہ ہے۔پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

شب برأت..... فضیلت اور حقیقت

خالد فیصل ندوی

بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی دن، رات، ہفتہ، مہینہ اور سال کے بنانے والے ہیں۔ اس لئے یہ سب اپنے اپنے طور پر محترم و مبارک ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص مصلحت اور اپنی حکمت بالغہ سے کچھ مخصوص مہینوں، دنوں اور راتوں میں بڑی فضیلت، عظیم خیر و برکت اور چند در چند ثواب و بدلہ رکھا ہے، ان مہینوں میں شعبان کا معظم اور متبرک مہینہ بھی ہے۔

فضیلت:

فی الواقع شعبان کا مہینہ بڑا ہی مقدس، معظم اور متبرک ہے۔ اس میں خیر کثیر کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے، برکتیں اتاری جاتی ہیں، بلائیں دور کی جاتی ہیں، بندوں کے اعمال بارگاہ الٰہی میں پیش کئے جاتے ہیں، صوم و صلوٰۃ، ذکر و تلاوت، تسبیح و تہلیل، تضرع و عاجزی اور توبہ و استغفار کی باد بہاری چلنے لگتی ہے اور اس میں مطلوبہ دعائیں قبول کی جاتی ہیں اور نیک مرادیں بر آتی ہیں۔ نیز آنے والے سال میں واقع ہونے والی موت و حیات، خیر و شر، روزی میں کشادگی و تنگی اور دیگر تمام مقدرات کی تعیین ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت سامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رجب اور رمضان کے درمیان ایک ایسا مہینہ ہے جسے لوگ غفلت میں گزار دیتے ہیں، حالانکہ وہ ایسا مہینہ ہے جس میں رب العالمین کے حضور بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال اس حال میں پیش کئے جائیں کہ میں روزہ سے ہوں۔'' (نسائی)

شب برأت کی حقیقت:

اس مبارک ترین رات کی بڑی فضیلت کتاب و سنت میں آئی ہے۔ چنانچہ حضرت عکرمہؒ نے سورۂ دخان میں مذکور ''لیلۃ مبرکۃ'' کی تفسیر ''لیلۃ البراۃ'' (شب برأت یعنی شعبان کی پندرھویں شب) کی ہے۔ اگرچہ جمہور مفسرین کرام نے ''لیلۃ مبرکۃ'' کی تفسیر ''لیلۃ القدر'' (شب قدر) کی ہے۔

نیز روح المعانی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: ''رزق اور موت و حیات وغیرہ کے فیصلے نصف شعبان کی رات میں لکھے جاتے ہیں اور شب قدر میں فرشتوں کے حوالے کئے جاتے ہیں۔''

اسی طرح محدث دہلوی حضرت امام عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''ماثبت بالسنہ'' میں لکھا ہے کہ حضرت عکرمہ اور اصحاب علم کا خیال یہ ہے کہ ایسا ''لیلۃ القدر'' (شب قدر) میں ہوتا ہے لیکن اس کی ابتداً شعبان کی پندرھویں شب ہی سے ہو جاتی ہے۔ (ص:۱۰۷)

اگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا روایت اور حضرت محدث دہلویؒ کا بیان تسلیم کرلیا جائے تو سورۂ دخان میں مذکور ''لیلۃ مبرکۃ'' کے سلسلہ میں جمہور مفسرین اور بعض بلند پایہ مفسرین بالخصوص حضرت عکرمہؒ کے قول میں بہترین تطبیق ہو سکتی ہے۔ بہر حال شب برأت کی عظمت، برکت اور رحمت احادیث سے ثابت ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ خیر کو چار راتوں میں خوب بڑھاتے ہیں: بقر عید کی رات میں، عید الفطر کی رات میں، شعبان کی پندرھویں رات میں (اور اس رات میں اللہ تعالیٰ لوگوں کی عمروں کو اور رزق کو لکھتے ہیں) اور چوتھی رات عرفہ (نویں ذوالحجہ) کی رات ہے۔ ان سب راتوں میں صبح کی اذان تک خیر و برکت کا نزول ہوتا رہتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

اعمال خیر:

مذکورہ بالا احادیث سے شب برأت کی قدر و قیمت بالکل واضح اور ظاہر ہو جاتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس تاریخ کو نفلی نماز، روزہ، ذکر و تلاوت، توبہ و استغفار اور دعا و مناجات بندوں سے مطلوب ہیں اور یہ اعمال خیر محمود اور مستحب ہیں اور احادیث، آثار اور معمولات تابعین و اسلاف سے ثابت شدہ ہیں۔ چنانچہ حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے اپنے رسالہ (شب برأت، ص:۸) میں تحریر فرمایا ہے: ''صحابہؓ و تابعینؒ سے اس رات میں جاگنا اور اعمال مسنونہ پر عمل کرنا قابل اعتماد روایات سے ثابت ہوا ہے۔''

درمختار میں ہے کہ: ''عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی راتوں میں اور شب برأت میں اور رمضان کے عشرۂ اخیرہ کی راتوں میں اور ذوالحجہ کی اوّل دس راتوں میں

جاگنا اور عبادت کرنا تنہا مستحب ہے۔"

اسی طرح شام کے مشہور فقیہ اور امام حضرت اوزاعیؒ وغیرہ کے نزدیک اس رات میں اجتماعی طور پر عبادت، تلاوت اور ذکر و دعا مکروہ ہیں، البتہ انفرادی طور پر یہ چیزیں جائز ہیں۔ (لطائف المعارف لابن رجب)

نفلی نماز:

شب برأت میں مختلف نفلی نمازیں (صلوٰۃ الخیر، صلوٰۃ التسبیح اور صلوٰۃ الاوابین) پڑھی جاتی ہیں، لیکن سب میں طویل قرأت، طویل رکوع و سجود قدر مشترک ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں چودہ رکعت والی نفلی نماز کا ذکر ہے۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

اسلاف کرامؒ سے اس رات میں صلوٰۃ التسبیح کے پڑھنے کا معمول بھی منقول ہے، نیز نماز اوابین (چھ رکعات) کا معمول بھی منقول ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ نماز مغرب کے بعد، درازئ عمر کی نیت سے دو رکعت، وسعت رزق کی نیت سے دو رکعت اور مصیبتوں سے محفوظ رہنے کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھی جائے۔

مذکورہ نفلی نمازوں میں سے جس نماز کی بھی توفیق ہو، اسے بسہولت اور بتوفیق الٰہی پڑھنا چاہئے لیکن اس کی پوری کوشش کرنی چاہئے کہ ہر حال میں آج کی تاریخ میں مغرب، عشاء، فجر، ظہر اور عصر کی نماز باجماعت اور تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا ہو۔

ذکر و تلاوت قرآن کریم:

نفلی نماز کے بعد ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن پاک میں مشغول ہونا مستحب عمل ہے اور اوراد و وظائف میں تیسرا کلمہ اور (لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم) کا ورد اور درود شریف کی کثرت منقول ہے۔

سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس، سورۂ یٰسین، سورۂ دخان اور آیۃ الکرسی کی تلاوت کا اہتمام اسلاف کرام کے یہاں ملتا ہے۔

اکابرین امت سے تین مرتبہ (ایک مرتبہ برائے درازئ عمر، دوسری مرتبہ بلاؤں سے محفوظ رہنے کے واسطے اور تیسری مرتبہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا محتاج نہ ہونے کے لئے) سورۂ یٰسین شریف پڑھنے کا معمول بھی منقول ہے۔

دعا و مناجات:

آج کی مبارک شب میں نماز و تلاوت کے بعد رجوع و انابت الی اللہ، توبہ و استغفار اور دعا و مناجات کا عمل بھی مستحب ہے۔ چنانچہ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اس بابرکت رات میں جس ضرورت کی تکمیل کے لئے وہ (بندہ مومن) دعا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی وہ ضرورت پوری فرمائیں گے۔ (اتحاف السادۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک لمبی روایت میں ہے کہ میں نے آپ کو بقیع غرقد میں اس حالت میں دیکھا کہ آپ مسلمان مرد و عورت اور شہداء کے لئے مغفرت طلب فرمارہے تھے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا کہ: "پانچ راتوں میں دعائیں قبول ہوتی ہیں، جمعہ کی رات، عیدین کی رات، رجب کی پہلی رات اور پندرھویں شعبان کی رات۔" (ماثبت بالسنۃ، ص:۱۱۳)

اس شب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی دعائیں منقول اور ماثور ہیں۔ امام ابوالحسن بکریؒ نے چند مقبول عند اللہ دعائیں ذکر کی ہیں۔ ان میں سب سے موثر اور زبان کے لئے سہل دعا یہ ہے:

"اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّائِمَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ" (ماثبت بالسنۃ، ص:۱۱۳)

نیز اس شب مبارک میں بعض اسلاف عظامؒ نے تین مرتبہ سورۂ یٰسین شریف پڑھنے کے بعد درج ذیل دعا کا معمول اپنایا ہے۔ (اصلاح المساجد، ص:۱۲۹، بحوالہ الفوائد فی الصلوٰۃ والعوائد)

نفلی روزہ:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم میں رمضان المبارک کے علاوہ باقی تمام مہینوں کی نسبت زیادہ روزے رکھا کرتے تھے، حضرات امہات المومنین حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس سلسلہ میں متعدد روایات منقول ہیں۔ اسی بنا پر حضرات فقہاء کرام کا قول یہ ہے کہ شعبان کے کسی بھی دن روزہ رکھنا افضل ہے، لیکن پندرھویں شعبان کے دن کے روزہ کی عظمت و برکت اور اہمیت زیادہ ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو مخاطب فرماکر اپنی امت کو ہدایت کی کہ: "شعبان کی پندرھویں تاریخ کو شب میں اللہ تعالیٰ کے حضور نوافل پڑھو اور دن کو روزہ رکھو۔" (ابن ماجہ)

مذکورہ بالا حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن بقول حضرت محدث کبیر مولانا حبیب الرحمٰن اعظمیؒ کسی ماہر حدیث عالم نے اس حدیث کو موضوع نہیں کہا ہے۔ (مجلہ المآثر، ص:۱۷، شمارہ جنوری تا مارچ ۹۴ء)

لہٰذا اس حدیث سے اس دن روزہ رکھنے کی ایک گونہ فضیلت معلوم ہوتی ہے۔ نیز امام ابن تیمیہؒ نے اپنی کتاب "اقتضاء الصراط مستقیم" (ص:۳۰۲) میں صرف تنہا پندرہ تاریخ کو روزہ رکھنا مکروہ قرار دیا ہے، لیکن مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ نے اس سلسلہ میں بڑی اچھی بات کہی ہے کہ: "اگر کوئی شخص ان دو وجہ سے ۱۵ تاریخ کا روزہ رکھے (ایک اس وجہ سے کہ یہ شعبان کا دن ہے، دوسرے اس وجہ سے کہ یہ ۱۵ تاریخ ایام بیض (۱۳،۱۴،۱۵) میں داخل ہے) اگر اس نیت سے روزہ رکھ لے تو ان شاء اللہ موجب اجر ہوگا۔"

قبرستان جانا اور دعائے مغفرت کرنا:

ہمارے دین اسلام میں قبرستان جانا اور وہاں مدفون مرد و عورت اور شہداً کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کرنا مستحب ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، اب تم ان کی زیارت کیا کرو، اس لئے کہ ان سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔'' (مسلم)

اس رات میں بھی جنت البقیع جانا اور وہاں مدفون مومنین، مومنات اور شہداً کے لئے دعائے مغفرت کا عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ایک لمبی روایت میں ہے کہ: ایک رات (شعبان کی پندرھویں شب) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور لباس تبدیل فرمانے لگے، لیکن پورا لباس اتارا نہ تھا کہ پھر آپ کھڑے ہوگئے اور لباس زیب تن فرمایا، آپ کی روانگی کے بعد میں بھی پیچھے پیچھے چلی حتی کہ میں نے آپ کو بقیع غرقد (جنت البقیع) میں اس حالت میں دیکھا کہ آپ مسلمان مرد و عورت اور شہداً کے لئے مغفرت طلب فرما رہے تھے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شب میں زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ مسلمانوں کو قبرستان جانا چاہئے اور اپنے مرحوم رشتہ داروں، عزیزوں اور دوستوں اور مرحوم و مغفور علماء و صلحاء اور شہداً امت کے لئے مغفرت، رحمت اور بلندیٔ درجات کی دعا بصدق دل اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہئے، لیکن یہ خیال رکھنا چاہئے کہ آپ اس شب تن تنہا بغیر کسی اعلان و اہتمام کے بقیع غرقد تشریف لے گئے تھے حتی کہ ام المومنین حضرت عائشہ کو بھی اس کا علم نہ ہو سکا۔ اس لئے انفرادی طور پر قبرستان جانا اور دعائے مغفرت کرنا چاہئے۔

چنانچہ مولانا محمد تقی عثمانی نے درست اور صحیح فرمایا ہے کہ: '' زندگی میں ایک بار ضرور بالضرور قبرستان جایا جائے، کیونکہ ساری حیات طیبہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ جنت البقیع جانا مروی ہے اور وہ بھی بالکل تنہا، جماعت بنا کر نہیں۔ لیکن اگر ہر شب برأت میں قبرستان جانے کا اہتمام کرنا، التزام کرنا اور اس کو ضروری سمجھنا اور اس کو شب برأت کے ارکان میں داخل کرنا اور اس کو شب برأت کا لازمی حصہ سمجھنا اور اس کے بغیر یہ سمجھنا کہ شب برأت نہیں ہوگی، یہ اس کو اس کے درجہ سے آگے بڑھانے والی بات ہے۔'' (اصلاحی خطبات ۲۶۵/۴)

قبرستان میں پڑھی جانے والی دعا:

زیارت قبور کی صرف اس لئے دینی طور پر اجازت ہے کہ آخرت کی یاد تازہ ہو۔ موت کی حقیقت اور دنیا (یعنی مال و دولت، کھیت کھلیان، زمین و جائیداد اور اولاد اور خاندان) کی بے ثباتی اور بے وفائی پر یقین کامل ہو اور آخرت کی کامیابی کے لئے زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ یکسو ہو کر کئے جائیں اور اہل قبور اور اپنے لئے دعائے مغفرت کی جائے، لیکن شرک و بدعت سے ہر حال میں بچا جائے اور امور شرکیہ اور کلمات شرکیہ سے اجتناب کیا جائے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، اب مجھے خیال آیا کہ اس سے دل میں نرمی اور آنکھوں میں نمی پیدا ہوتی ہے اور آخرت کی یاد آتی ہے، لہٰذا تم قبروں کی زیارت کر سکتے ہو لیکن ناجائز و نازیبا کلمات زبان سے نہ نکالو۔''
(ابوداؤد، احمد، نسائی، موطا)

چنانچہ اس حدیث کا تقاضا ہے کہ مُردوں کے لئے صرف اور صرف دعائے سلامتی و مغفرت ہی کی جائے۔ اس سلسلہ میں مسلم شریف میں سلام و دعا کے لئے یہ الفاظ آئے ہیں:

''السلام علیکم اهل الدیار من المومنین والمسلمین، انا انشاء اللّٰہ بکم لاحقون انتم فرطنا ونحن تبع، ونسال اللّٰہ لنا ولکم العافیہ۔''

اس کے علاوہ اور بھی دعائیں اور ان کے الفاظ منقول ہیں، ان کو بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

شب برأت کی شرعی حیثیت:

شعبان المعظم کی پندرھویں تاریخ کے دن و رات کی اہمیت وافادیت کے سلسلہ میں وارد احادیث میں بعض احادیث صحیح اور کچھ حسن اور ایک مرسل جید ہے۔ ان کے علاوہ ساری احادیث کی سندیں ضعیف ہیں، لیکن اس سلسلہ میں تقریباً سو صحابہ کرامؓ کی روایات موجود ہیں جن میں آپؐ نے اس رات کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ صرف حضرت امام حسن بصریؒ سے تینتیس چونتیس صحابہ کرامؓ کی روایت ہے، نیز علامہ سیوطیؒ نے اس سلسلہ میں اپنی کتاب ''الدر المنثور'' میں پندرہ سے زائد احادیث مرفوعہ و موقوفہ ذکر فرمائی ہیں، اسی (تعدد و طرق اور کثرت روایات کی) بنا پر ان روایات کو ایک طرح کی قوت حاصل ہو جاتی ہے، اس لئے اکابرین امت نے ان روایات کو قبول فرمایا ہے۔ چنانچہ علامہ ابن الصلاحؒ وغیرہ بعض اکابر محدثین نے لکھا ہے کہ غالباً اس کی کوئی بنیاد ہے۔ (معارف الحدیث)

مشہور اہل حدیث عالم دین اور شارح ترمذی مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: یہ احادیث مجموعی اعتبار سے ان لوگوں کے خلاف حجت و دلیل ہیں، جن کا یہ خیال ہے کہ پندرہ شعبان کی فضیلت کے سلسلہ میں کچھ بھی ثابت نہیں ہے۔
(تحفۃ الاحوذی ۵۳/۲)

نیز علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس موضوع پر ایک محققانہ بحث کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ پندرہ شعبان کی رات سے

متعلق کوئی صحیح حدیث موجود نہیں ہے، ان پر اعتماد نہیں کرنا چاہئے، اگر کسی نے یہ بات کہی ہے تو وہ جلد بازی کا نتیجہ ہے اور اس نے اس طرح سے احادیث کے طریقوں کی جستجو اور تحقیق نہیں کی ہے، جس طرح کی تحقیق آپ کے سامنے ہے۔

(سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ۳/۲۲۲)

مذکورہ بالا اقوال کے باوجود امت مسلمہ کی ایک تعداد شب برأت کی مشروعیت کی منکر ہے اور اس دن رات میں کئے جانے والے اعمال خیر (نفلی نماز روزہ، ذکر و تلاوت اور دعا و مناجات) کو لغو اور بدعت قرار دیتی ہے اور اس سلسلہ کی ساری مروی احادیث کو ضعیف، موضوع اور من گھڑت خیال کرتی ہے۔

• ان برادران دین کے لئے دو محدثین اور مشہور ائمہ حدیث کی رائے عالی نقل کی جاتی ہیں۔ انشاء اللہ ان ائمہ کرام کا قول "قول فیصل" ثابت ہوگا۔

۱:... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پندرہ شعبان کی رات میں اللہ تبارک وتعالیٰ تمام مخلوق پر خصوصی توجہ فرماتے ہیں اور سب کی مغفرت کردیتے ہیں، سوائے مشرک اور عداوت رکھنے والے کے۔ (طبرانی)

علامہ ہیثمیؒ نے لکھا ہے کہ محدث طبرانیؒ نے اس حدیث کو اپنی کتاب معجم کبیر اور اوسط میں نقل فرمایا ہے اور اس کے راوی قابل اعتماد ہیں۔

(مجمع الزوائد، ۸/۶۵)

اس حدیث کو امام بیہقیؒ نے بھی (شعب الایمان، ۷/۲۱۵ اور فضائل الاوقات، ص:۱۱۹) میں نقل فرمایا ہے اور اس کے محقق عدنان عبدالرحمن نے لکھا ہے کہ اس کی سند جید ہے۔

محدث ابن حبان رحمہ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث کی روایت ہے اور اس کے محقق شعیب ارناؤط نے لکھا ہے کہ حدیث صحیح ہے اور اس کے رجال ثقہ اور قابل اعتماد ہیں۔ (ابن حبان ۱۲/۴۸۱)

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں اس حدیث (نمبر ۱۳۹۰) کو بروایت حضرت ابو موسیٰ اشعری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل فرمایا ہے اور اس حدیث کو "حدیث حسن" قرار دیا ہے۔

۲:... ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ: "اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب میں آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔" (ترمذی)

امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل فرمایا ہے اور اسنادی حیثیت سے اسے ضعیف قرار دیا ہے، لیکن متعدد ذرائع سے روایت کی تائید ہونے کی وجہ سے اس میں قوت آجاتی ہے۔ چنانچہ علامہ ناصر الدین البانی لکھتے ہیں: "حاصل گفتگو یہ ہے کہ حدیث ان تمام طرق کی وجہ سے بلاشبہ صحیح ہے اور حدیث کی صحت تو اس سے کم سے بھی ثابت ہوجاتی ہے، جب کہ اس میں شدید ضعف نہ پایا جائے۔ جیسا کہ اس حدیث کا معاملہ ہے۔" (سلسلۃ الاحادیث، ۳/۱۳۸) اس روایت کو علامہ بیہقی نے شعب الایمان (۷/۴۱۰) میں نقل فرمایا ہے۔ اس کے محقق عبدالعلی نے لکھا ہے کہ ان کے راوی قابل اعتماد ہیں۔

ان احادیث کے ساتھ ساتھ حضرات اسلاف بالخصوص جلیل القدر تابعین حضرت خالد بن معدان، حضرت مکحول، حضرت لقمان بن عامر اور حضرت اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے عملی نمونہ سے بھی اس رات کی فضیلت و اہمیت معلوم ہوتی ہے۔ یہ اکابرین اس رات شب بیداری کا اہتمام کرتے تھے۔ چنانچہ محدث دہلوی حضرت عبدالحق "ماثبت بالسنۃ" میں تحریر فرماتے ہیں کہ: "(یہ حضرات) پندرھویں شب میں مسجد کے اندر جاگ کر رات بھر عبادت کرتے تھے اور سنت کے عامل و داعی اور بدعت کے منکر و ماحی حضرت علامہ ابن الحاج مالکی لکھتے ہیں: "بلاشبہ یہ رات بڑی بابرکت اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظمت والی شب ہے۔ ہمارے اسلاف اس کی بڑی تعظیم کرتے تھے اور اس کے آنے سے پہلے ہی تیار کرلیتے اور جب یہ رات آجاتی تو وہ اس کی ملاقات اور اس کی حرمت و عظمت کو بجالانے کے لئے بالکل مستعد ہوتے۔" (المدخل، ۱/۲۹۲)

عصر حاضر کے محقق علامہ ابن عثیمینؒ نے فرمایا ہے کہ: "بعض تابعین سے اس موقع پر نماز اور ذکر و فکر کی صورت میں سب بیداری کا ثبوت ملتا ہے۔"

ہم نہیں ہوں گے....

کلام: سید نفیس الحسینیؒ

خدا آباد رکھے بزم یاراں، ہم نہیں ہوں گے
غزالاں! ہم نہیں ہوں گے نگاراں! ہم نہیں ہوں گے

ہمارے بعد یارانِ طریقت کس کو دیکھیں گے
بہت ہوگا ہجوم بادۂ خواراں، ہم نہیں ہوں گے

ظہور مہدی آخر زماں کا وقت آ پہنچا
جہاں پر چھائے گا ابر بہاراں، ہم نہیں ہوں گے

زمین اپنے خزانے ڈال دے گی اس کے قدموں میں
جب آئے گا وہ رشک تاجداراں، ہم نہیں ہوں گے

علم لہرائیں گے اللہ اکبر کی صداؤں میں
بڑھے جائیں گے جیش شہسواراں، ہم نہیں ہوں گے

نزول حضرت عیسیٰ بھی ہوگا، لوگ دیکھیں گے
عجب ہوگا شکوہ پاسداراں، ہم نہیں ہوں گے

جو اس دنیا میں آیا ہے، وہ جانے ہی کو آیا ہے
نفیس اب حشر تک ہے ہجر یاراں، ہم نہیں ہوں گے

مرسلہ: وارث علی رتھ

(فتاویٰ برائے خواتین،ص:۵۹)

نیز مولانا محمد تقی عثمانی نے فرمایا ہے کہ:''امت مسلمہ کے خیر القرون (دور صحابہؓ، دور تابعینؒ اور دور تبع تابعینؒ) میں بھی اس رات کی فضیلت سے فائدہ اٹھانے کا اہتمام کیا جاتا رہا ہے،لوگ اس رات کے اندر عبادت کا خصوصی اہتمام کرتے رہے ہیں، لہٰذا اس کو بدعت کہنا یا بے بنیاد اور بے اصل کہنا درست نہیں ہے۔'' (اصلاحی خطبات،۴/۲۶۵)

اس سلسلہ میں حضرت ابن تیمیہؒ کا فتویٰ ''اتمام حجت'' کی حیثیت رکھتا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:''شعبان کی پندرھویں رات کے متعلق بہت سی احادیث اور آثار مروی ہیں اور سلف کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ وہ اس رات میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ لہٰذا اس رات میں تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے سلف کا عمل بطور نمونہ موجود ہے۔ اس میں اس کے لئے دلیل ہے۔ لہٰذا اس جیسے عمل پر کوئی گرفت اور نکیر نہیں کی جاسکتی۔'' (مجموع الفتاویٰ،۲۳/۱۳۲)

اعتدال کی راہ:

شب برأت کے سلسلہ میں آج امت میں افراط وتفریط ہے، ایک بڑی جماعت غلو کی حد تک اس کے اعمال خیر بجالانے پر مصر ہے حتی کہ بدعات و خرافات سے بھی اجتناب نہیں کرتی اور دوسری جماعت اس کے اعمال خیر کو سراسر اعمال بدعت کہتی اور گردانتی ہے اور مذکورہ ''صحیح، حسن'' اور ''مرسل'' حدیثوں کا ذرہ برابر پاس و لحاظ نہیں کرتی، ایسی صورت میں معتدل، مناسب اور متوازن عمل یہ ہوگا کہ شب برأت کے منکرین ''صلوٰۃ الخیر'' کے بجائے ''صلوٰۃ التسبیح'' کا کم از کم اہتمام کرلیا کریں اور اس ''دن کے روزہ'' کے بجائے اس ماہ معظم کے ایام بیض (۱۳،۱۴ اور ۱۵ تاریخ) کے روزہ کا معمول بنالیں۔ یہ دونوں عمل صحیح اور حسن احادیث سے ثابت ہیں۔ (فقہ السنۃ، ص:۲۱۸، معارف الحدیث سوم، ص:۳۷۱، زاد المعاد) اور شب برأت کے معتقد قائلین سے یہ گزارش ہے کہ احادیث وآثار سے اس دن و رات کے اعمال خیر کے سلسلہ میں جو جتنا اور جس طرح ثابت اور ماثور ہے، اتنا ہی اور بالکل اسی طرح اعمال خیر بجالایا جائے، اپنے طور پر غیر اقوام و ملل سے اختلاط و جوار اور خیر القرون (صحابہ کرامؓ و تابعینؒ) اور خیر الامکنہ (مکہ ومدینہ) سے بُعد زمانی و مکانی کی بنا پر ذرہ برابر اس مبارک دن و رات کے اعمال خیر میں اضافہ و زیادتی نہ کی جائے۔

اللہ تعالیٰ سے بصمیم قلب دعا ہے کہ ہم تمام مسلمانوں کو صراط مستقیم پر گامزن رکھ کر اس ماہ معظم کی مبارک رات و دن میں زیادہ سے زیادہ اعمال خیر کی توفیق ارزانی فرمائے اور اس رات کی سعادتوں، رحمتوں اور برکتوں سے ہمکنار فرمائے اور اس رات و دن میں کی جانے والی بدعات وخرافات سے محفوظ و مامون رکھے۔ (آمین)

☆☆..............☆☆

ہمارے حکمران اور بیوروکریٹس امریکی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے صف بستہ نظر آتے ہیں

ماموں کانجن.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد حافظ حسام الدین ریلوے گراؤنڈ ماموں کانجن میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ خلیل احمد نے کی، جبکہ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا خبیب احمد، مولانا عبدالرشید، مولانا عبدالحکیم نعمانی، متحدہ جمعیت اہلحدیث کے مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری، جمعیت علماء اسلام کے علیم الدین شاکر، مرکز سراجیہ کے صاحبزادہ رشید احمد سمیت دینی و مذہبی جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ مقررین نے کہا کہ قادیانیت کا فتنہ انکار جہاد اور سامراجی طاقتوں کے مفادات کو تحفظ دینے کے لئے معرض وجود میں آیا ہے۔ قادیانی اسلام کے دشمن، استعماری طاقتوں کے ایجنٹ، اسرائیل کے جاسوس، ملک دشمن طاقتوں کے آلۂ کار ہیں۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا کہ ہمارے ملک کے حکمران اور بیوروکریٹس امریکی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے صف بستہ نظر آتے ہیں۔ مسلمان تعداد کے حوالہ سے اکثریت اور نظام کے حوالہ سے اقلیت نظر آتے ہیں، ملک میں شعوری طور پر اقلیتوں کو مسلم اکثریت پر غلبہ دیا جارہا ہے، ملک کی دینی قیادت کو ٹارگٹ کلنگ اور خودکش حملوں کا نشانہ بناکر بے دینی کے راستے ہموار کئے جارہے ہیں۔ متحدہ جمعیت اہلحدیث کے مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ قادیانیت کا کفر اور ان کی اسلام دشمن سازشیں عالمی سطح پر بے نقاب کرنا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ فرضی رپورٹس پر مبنی مظلومیت کا واویلا کرکے قادیانی پاکستان کو بدنام کررہے ہیں اور ملک توڑنے کے لئے کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی ملک دشمن عناصر کی مکمل پشت پناہی کررہے ہیں۔ حکومت اپنے سفارتی ذرائع سے عالمی سطح پر ملک کو بدنام کرنے کی سازشوں کا تدارک کرے۔ علیم الدین شاکر نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے منکرین ختم نبوت کا قلع قمع کیا، تحفظ ختم نبوت کے لئے جنگ یمامہ برپا کی۔ اس کانفرنس میں قراردادوں کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ حکومت تمام اقلیتوں کی طرح قادیانی اوقاف بھی سرکاری تحویل میں لے۔ قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روکا جائے، اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

''اللّٰہُ اکبر''!

مولانا محمد ازہر

نماز میں رکوع سے سر اٹھانے کے علاوہ تمام انتقالات میں حق تعالیٰ شانہ کی کبریائی، عظمت اور بزرگی پر مشتمل کلمہ ''اللہ اکبر'' کہنے کا حکم ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے ''وربک فکبر'' (اور اپنے رب کی بڑائی بول) یعنی ہر مسلمان اس بات کا پابند ہے کہ وہ تمام اعمال و اخلاق سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعظیم وتقدیس اور کبریائی کی معرفت حاصل کرے۔

حق تعالیٰ شانہ کے کمالات و انعامات پر نظر کرتے ہوئے نماز میں اور نماز سے باہر اس کی بڑائی وکبریائی کا اعلان، علامتِ ایمان قرار دیا گیا۔ حق تعالیٰ شانہ کی عظمت شان اور کبریائی کا منکر کوئی ابلیس صفت انسان ہی ہوسکتا ہے۔ کسی مسلمان کے گھر میں جنم لینے والے شخص کے کان سب سے پہلے جس آواز سے آشنا ہوتے ہیں وہ ''اللہ اکبر'' ہے، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غزوات کے سفر میں نماز کے بعد ''اللہ اکبر'' کا نعرہ بلند کرتے تھے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو مکہ کی وادی اسی نعرے کی آواز سے گونجی تھی۔

بخاری ومسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ حج یا عمرے کے سفر سے واپس تشریف لاتے تو ہر بلند جگہ پر چڑھتے وقت تین مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہتے۔ مسلم شریف کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سواری پر بیٹھ جاتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے۔ ترمذی شریف میں روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ: ''میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کوئی وصیت فرمادیجئے۔'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تقویٰ کو لازم پکڑو اور ہر بلند جگہ پر چڑھتے وقت ''اللہ اکبر'' کہا کرو۔ اذان، تکبیر اور نماز کا آغاز اسی محبوب ترین کلمہ ''اللہ اکبر'' سے ہوتا ہے، اسی اللہ اکبر کی صدا سن کر شیطان نما انسان بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔

دو تین روز قبل خیبر پختونخوا کے سینئر صوبائی وزیر بشیر بلور نے بار کونسل سے خطاب کرتے ہوئے یہ خرافاتی جملہ کہا کہ ''اللہ اکبر'' کا دور ختم ہوچکا ہے اور اب سائنس وٹیکنالوجی کا دور ہے۔'' ۶۵ء کی جنگ سے لے کر اے، ٹک اور ضیاء الحق کے جہاد نے پاکستان کا بیڑا غرق کردیا ہے۔'' (ایکسپریس ۲۰ رجون ۲۰۱۱ء)

بشیر بلور جس صوبے سے تعلق رکھتے ہیں وہ غیرت وحمیت، دینی روایات کی پاس داری، شریعت پر عمل اور شعائر اسلام کی تعظیم میں دوسرے صوبوں سے ممتاز ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا کے غیور مسلمانوں نے ہر دور میں حق تعالیٰ شانہ کی کبریائی اور اسلام کی شوکت و سطوت کے لئے ''اللہ اکبر'' کا نعرہ بلند کیا ہے۔ بشیر بلور کی یہ ہرزہ سرائی اسلام، اہل اسلام اور صوبے کے غیور مسلمانوں کی توہین وتضحیک اور کھلا ہوا ارتداد ہے، جس کا جواب یا سد باب مذمتی بیانات نہیں فاروقی درہ ہے جو دماغی توازن کو درست رکھنے کے لئے اکسیر ہے۔

اے این پی کے قوم پرست لیڈر جن کی پوری تاریخ اسلام اور پاکستان دشمنی سے بھری پڑی ہے، قیامِ پاکستان کے وقت ان کی غالب اکثریت تھی، تقسیم کے فارمولے کے تحت پاکستان میں شامل ہونا چاہئے تھا، مگر بدقسمتی سے وہاں کانگریس کی حکومت تھی اور سرحدی گاندھی عبدالغفار خان کے بھائی ڈاکٹر خان کی وزارت تھی۔ بالآخر وہاں کے رہنے والوں کی رائے معلوم کرنے کے لئے ریفرنڈم کا فیصلہ ہوا۔ اے این پی کے قوم پرست لیڈروں نے ڈٹ کر پاکستان کی مخالفت کی۔ اس موقع پر شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے قائداعظم کی درخواست پر یہ مہم سر کی اور صوبہ سرحد کے طوفانی دورے اور ولولہ انگیز خطابات کے ذریعے صوبہ سرحد کے مسلمانوں کو پاکستان کے حق میں ووٹ دینے کے لئے تیار کیا۔

اس موقع پر یہ بات ریکارڈ میں رہے کہ علامہ عثمانیؒ نے صوبہ سرحد کا دورہ شروع کرنے سے پہلے قائداعظم کو یاددلایا کہ ہم لوگوں کی تمام جدوجہد صرف اس لئے ہے کہ آپ کے وعدہ کے مطابق پاکستان کا نظام و قانون اسلامی ہوگا۔ اسی وعدے کی میں پھر تجدید چاہتا ہوں۔ اس پر قائداعظم نے نہایت واضح الفاظ میں جواب دیا کہ ''مولانا یقیناً پاکستان میں

اللہ اکبر!

نہتوں کو کچلنے لے کے آیا ٹینک، طیارے
اسے نیچا دکھایا، نعرہ اللہ اکبر نے
وہ ٹیکنالوجی اور سائنس پر جس کو بھروسہ تھا
غرور اس کا مٹایا نعرہ اللہ اکبر نے
(یاس رجائی)

اسلامی قانون رائج ہوگا اور آپ صاحبان ہی اس مسئلہ کو طے کریں گے۔" (سوانح علامہ عثمانیؒ)

اے این پی کے لیڈروں کی پاکستان دشمنی اس حد تک پہنچی ہوئی ہے کہ عمر بھر پاکستان میں رہنے اور مفادات حاصل کرنے والے عبدالغفار خان نے وصیت کی تھی کہ اسے مرنے کے بعد پاکستان میں دفن نہ کیا جائے۔ چنانچہ انہیں ان کی وصیت کے مطابق جلال آباد (افغانستان) میں سپرد خاک کیا گیا۔

اس خانوادے کی علماء دشمنی کا یہ عالم ہے کہ ۱۹۷۱ء کے الیکشن میں جب صوبہ سرحد میں جمعیت علماء اسلام کو فیصلہ کن حیثیت حاصل ہوئی اور جمعیت نے فیصلہ کیا کہ جمعیت سرحد اسمبلی میں اس جماعت کی حمایت کرے گی جو وزارت اعلیٰ جمعیت کو دے گی تو عبدالغفار خان کے صاحبزادے خان عبدالولی خان نے یہ زہر آلود بیان دیا تھا کہ "ہمارے ٹکڑوں پر پلنے والے ملا اب ہم پر حکومت کرنا چاہتے ہیں۔"

اسی طرح اس پارٹی کے ایک اور سینئر رہنما حاجی عدیل یہ بیان دے چکے ہیں کہ ملک کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" نہیں ہونا چاہئے اور صدر اور وزیراعظم کے مسلمان ہونے کی شرط بھی ختم ہونی چاہئے۔ حاجی عدیل کا کہنا تھا کہ قائد اعظم نے پاکستان کو ایک اسلامی ریاست نہیں بنایا تھا وہ اسے ایک سیکولر اسٹیٹ بنانا چاہتے تھے۔

اے این پی کے رہنما کا یہ بیان اسلام دشمنی بھی ہے اور پاکستان دشمنی بھی، اس کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" ملک کی پہلی آئین ساز اسمبلی نے رکھا تھا اس کے بعد جو تین آئین یکے بعد دیگرے بنے ان سب میں متفقہ طور پر اسے اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا۔ اصل بات یہ ہے کہ اے این پی کے لیڈر جانتے ہیں کہ پاکستان کی سالمیت و وحدت "اسلام" سے وابستہ ہے، اگر اس وجہ اتحاد کو ختم کردیا جائے تو پاکستان کے وجود کا جواز ہی ختم ہوجائے گا۔ پھر سندھی، بلوچ، پختون اور پنجابی مل کر کیوں رہیں، اپنی اپنی قومیت کی بنیاد پر الگ الگ شناخت کیوں نہ اپنائیں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "تقویٰ کو لازم پکڑو اور ہر بلند جگہ پر چڑھتے وقت "اللہ اکبر" کہا کرو۔" اذان، تکبیر اور نماز کا آغاز اسی محبوب ترین کلمہ "اللہ اکبر" سے ہوتا ہے، اسی اللہ اکبر کی صدا سن کر شیطان نما انسان بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔

بشیر بلور نے مسنون کلمے "اللہ اکبر" کی تحقیر کرکے اپنے آباؤ اجداد کی سنت پر عمل کیا ہے۔ اسلام کے ساتھ آئین پاکستان کی بھی کھلم کھلا خلاف ورزی کی ہے۔ آئین کی رو سے مذہب کے متعلق گستاخانہ کلمات قابل تعزیر جرم ہے۔ ہماری عدالتیں آج کل بہت سے معاملات میں سوموٹو ایکشن لے رہی ہیں جن پر حکومتیں اپنے مفادات اور مصلحتوں کی وجہ سے خاموش رہتی ہیں بشیر بلور کی یہ ہرزہ سرائی بھی عدالت عظمیٰ کے از خود نوٹس لینے کے لائق ہے۔ بارگاہ حق میں گستاخی کے مرتکب دریدہ دہن کے خلاف قانونی وعدالتی کارروائی ضروری ہے۔

بشیر بلور کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ "جہاد نے پاکستان بیڑہ غرق نہیں کیا" بلکہ خود غرض مفاد پرست، دنیادار اور نظریہ پاکستان کے غدار سیاست دانوں نے ملک کو اس حالت تک پہنچایا ہے البتہ جہاد نے بشیر بلور اور اے این پی کے سابق آقا سوویت یونین کا بیڑہ ضرور غرق کیا ہے جس کا صدمہ غلامانہ ذہنیت رکھنے والے لیڈر ابھی تک بھلا نہیں پائے۔ یہ کرۂ ارضی انشاء اللہ بشیر بلور جیسے لوگوں کی غوغا آرائی کے باوجود تا قیامت حق تعالیٰ شانہ کی کبریائی وعظمت کے نعرہ "اللہ اکبر" کی صداؤں سے گونجتا رہے گا۔

قادیانی دہشت گرد امریکی اور بھارتی ایجنسیوں کے آلۂ کار ہیں: مولانا محمد اشرف مجددی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے امیر اور سید نفیس شاہ الحسینیؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد اشرف مجددی نے کہا ہے کہ پاکستان کے موجودہ خراب حالات کے پیچھے ملکی قیادت کی غفلت اور مرزائیوں کی سازش کارفرما ہے۔ مرزائی اکھنڈ بھارت کے عقیدہ پر مذہبی حیثیت سے ایمان رکھتے ہیں اور وہ اپنے چیف گرو آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی سمادھی پر جانے کے لئے اس قدر پر یقین ہیں کہ چناب نگر میں اپنے مردے امانتاً دفن کرتے ہیں۔ حکمران طبقہ کی مفاد پرستی اور غفلت ہے کہ ملک کی حساس اور کلیدی پوسٹوں پر قادیانیوں کو بٹھایا ہوا ہے، موجودہ عوام کش اور ملک دشمن بجٹ بنانے میں سابق چیئرمین ایف بی آر اور موجودہ ڈائریکٹر سہیل جیسے نامور قادیانی کا مرکزی کردار ہے۔ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی مداخلت اور حکمران طبقہ کی قربت کا نتیجہ ہے کہ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر ملک بدنام ہوکر رہ گیا ہے۔ قادیانی خود دہشت گرد ہیں اور امریکی اور بھارتی ایجنسیوں کے آلۂ کار ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کی شوریٰ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اجلاس سے سید احمد حسین زید، پروفیسر حافظ محمد انور، حافظ محمد ثاقب، مولانا محمد عارف شامی، مولانا حافظ محمد ارشد اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔

وجود باری تعالیٰ کا اعتراف

ایک فطری تقاضا

اعظم سکندر

سورج، چاند، ستارے، آسمان، زمین، دریا، پہاڑ، درخت، پھل، پھول، پرندے، حیوانات، جمادات، غرض تمام کائنات میں انسان کو جو کچھ نظر آتا ہے، اس کے متعلق وہ سوچتا ہے کہ جب یہ میری اپنی تخلیقات نہیں تو یقیناً مافوق الانسان کوئی ہستی موجود ہے۔ جس نے یہ سب بنایا، انسان کا یہی تصور اسے خدا کی ہستی کا قائل بناتا ہے۔ خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھی اپنی ان تخلیقات کو ایک ایک کرکے گنوایا ہے کہ یہ جو لوگ تھوڑا بہت علم بھی رکھتے ہیں، ان کے لئے یہی نشانیاں کافی ہیں کہ وہ انہیں دیکھ کر ہماری قدرت کاملہ کا اندازہ کرلیں۔ خود انسان کی حقیقت بھی بیان فرمادی کہ: ''ہم نے اسے مٹی سے بنایا، اس میں جان نہ تھی، ہم نے اس میں جان ڈالی، پھر اسے ماریں گے اور مارکر پھر سے زندہ کریں گے۔''

خدا کو نہ ماننے والے مادہ پرستوں کے نظریوں کی تردید موجودہ سائنس نے بھی کردی ہے۔ انگریز فلاسفر جوڈ کا کہنا ہے کہ: ''مادی کائنات میں مختلف اوقات میں پیدا ہونے والے واقعات وحادثات کے پیچھے ضرور کوئی طاقت موجود ہے جو یہ سب کارروائیاں عمل میں لارہی ہے۔ کائنات اتفاقاً نہیں بنی، گو کائنات میں عناصر ترکیبی موجود ہیں لیکن ان سے کائنات کی تعمیر ازخود نہیں ہورہی اور نہ ہی کائنات ہمیشہ ایسی حالت میں رہی ہے کہ جس حالت میں آج اسے ہم دیکھ رہے ہیں۔''

قرآن مجید میں مختلف مقامات پر یہ تصریحات اس طرح محفوظ ہیں:

''اور وہ اللہ (ایسا ہے) جس نے تمہارے لئے ستاروں کو پیدا کیا، تاکہ تم ان کے ذریعے سے اندھیروں میں، خشکی میں اور دریا میں بھی راستہ معلوم کرسکو، بے شک ہم نے (یہ) دلائل خوب کھول کر بیان کردیئے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے جو خبر رکھتے ہیں اور وہ اللہ (ایسا ہے) جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا پھر ایک جگہ زیادہ رہنے کی ہے، اور ایک جگہ چند دن قیام کی، بے شک، ہم نے دلائل خوب کھول کھول کر بیان کردیئے ان لوگوں کے لئے جو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں اور وہ اللہ (ایسا ہے) جس نے آسمان سے پانی برسایا، پھر ہم نے اس کے ذریعے سے ہر قسم کے نباتات کو نکالا۔ پھر ہم نے اس سے سبز شاخ نکالی کہ اس سے ہم اوپر تلے دانے چڑھے ہوئے نکالتے ہیں اور کھجور کے درختوں سے یعنی ان کے گچھے میں سے خوشے ہیں جو نیچے کو لٹکے جاتے ہیں اور انگوروں کے باغ اور زیتون وانار جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہیں بھی ہوتے، ہر ایک پھل کو تو دیکھو جب وہ پھلتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو، ان میں بھی دلائل (توحید کے) موجود ہیں، ان لوگوں کے لئے جو ایمان (لانے کی فکر) رکھتے ہیں۔'' (الانعام:١٣)

فرمایا خالق کائنات نے:

''تم خدا کو کیسے نہیں مانتے؟ پہلے تم میں جان نہ تھی، پھر تم میں جان ڈالی اور پھر تمہیں اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ وہی خدا ہے، جس نے تمہارے لئے سب کچھ جو زمین میں ہے، بنایا، پھر آسمان کی طرف چڑھ گیا اور سات آسمان ہموار بنائے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔'' (البقرہ ع:٣)

''اور وہی خدا ہے جس نے باغ پیدا کئے چھتروں پر چڑھے ہوئے اور اور بے چڑھے ہوئے اور کھجوروں کے درخت اور کھیت (اناج کے) جن کے پھل طرح طرح کے ہیں اور زیتون اور انار جو ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور نہیں ملتے (والے بھی ہیں)۔'' (الانعام ع:٧)

''اور وہی خدا ہے جو برسات سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے، وہ خوشخبری دیتی ہیں، یہاں تک کہ جب یہ ہوائیں بوجھل بادل کو لاتی ہیں تو ہم اسے مری ہوئی بستی کی طرف ہانک لے جاتے ہیں، پھر وہاں پانی برساتے ہیں، پھر پانی سے ہر قسم کے پھل لگاتے ہیں۔ اسی طرح ہم مردوں کو بھی (زمین سے) نکالیں

گے تاکہ تم سوچو۔“ (الاعراف، ع:۷)

”وہی خدا ہے جس نے سورج کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو (سورج سے) روشن کیا اور چاند کی منزلیں مقرر کیں۔ اس لئے کہ تم سالوں کا شمار اور حساب کر سکو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سب حکمت کے ساتھ ہی بنایا ہے وہ سمجھنے والوں کے لئے (اپنی قدرت کی) نشانیاں بیان کرتا ہے۔ بے شک جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں اس کے لئے رات اور دن کے آگے پیچھے آنے جانے میں اور اللہ رب العزت نے جو چیزیں آسمان اور زمین میں بنائی ہیں، ان میں نشانیاں ہیں۔“ (یونس، ع:۱)

سورۂ یونس میں مالک حقیقی نے ایک جگہ یوں ارشاد فرمایا:

”پوچھو تو سہی تمہیں زمین و آسمان سے کون روزی دیتا ہے اور زندہ سے مردے کو کون نکالتا ہے؟ اور (دنیا کے) کاموں کو کون چلاتا ہے؟ تو ضرور کہیں گے کہ ”اللہ تعالیٰ“ پھر تو کہہ، اچھا تو پھر شرک سے کیوں نہیں بچتے۔ یہی تو اللہ تعالیٰ ہے تمہارا سچا مالک اور سچ بات معلوم ہو جانے پر اس کو نہ ماننا گمراہی نہیں تو پھر کیا ہے؟ تم کدھر پھرے جا رہے ہو؟“ ”اے پیغمبر“ اس طرح تیرے مالک کا فرمان ان گناہگاروں پر پورا ہوا کہ وہ ایمان لانے والے نہیں۔“ (یونس، ع:۴)

سورۂ رعد، ع:۱ میں فرمایا:

”اللہ وہ (قدرت والا) ہے جس نے آسمانوں کو بے سہارا اونچا کھڑا کیا۔ تم دیکھ رہے ہو پھر عرش پر چڑھا اور چاند اور سورج کو کام پر لگایا۔ ہر ایک ایک ٹھہری ہوئی مدت تک چل رہا ہے۔ سارے جہان کا انتظام کرتا ہے۔ اپنی (قدرت کی نشانیاں تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ اس لئے کہ تمہیں اپنے مالک کے ملنے کا یقین ہو اور اسی خدا نے زمین کو پھیلایا اور اس میں تھامنے والے پہاڑ اور دریا بنائے اور ہر قسم کے میووں کا ایک جوڑا دو دو کا اس میں پیدا کیا۔ رات سے دن کو چھپا لیتا ہے، بے شک ان باتوں میں لوگوں کے لئے (بے شمار) نشانیاں ہیں جو سوچتے ہیں اور (خود) زمین (طرح طرح کے) ٹکڑے ہیں۔ ایک دوسرے سے ملے ہوئے.... اور انگور کے باغ اور کھیت اور کھجور کے درخت دو شاخے (اور جڑ ایک) اور الگ.... الگ جڑ والے۔ سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے۔ اور باوجود اس کے ہم مزے میں ایک دوسرے سے بڑھاتے ہیں۔ بے شک، ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے (قدرت کی) نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔ سورۂ المومن میں انسان کی اپنی حقیقت یوں بیان فرمائی گئی۔

”وہی (خدا) جس نے تمہیں مٹی سے بنایا تھا، پھر تمہاری نسل نطفے سے پھر پھٹکی سے پیدا کی، پھر بچہ سا تمہیں (دنیا میں) بھیجا، پھر (تمہیں پرورش کرتا ہے اس لئے کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو۔ پھر (تمہیں زندہ رکھتا ہے) اس لئے کہ تم بوڑھے ہو اور کوئی تم میں ان وقتوں سے پہلے ہی مر جاتا ہے اور (یہ سب) اس لئے ہے کہ تم (اپنے) مقررہ وعدے کو پہنچو اور اس لئے کہ تم سمجھو وہی خدا جلاتا ہے اور مارتا ہے تو جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے، اس سے کہتا ہے: ”ہو جا“ وہ ہو جاتا ہے۔“

(المومن، ع:۷)

سورۂ نحل میں ارشاد ربانی ہے کہ:

وہی خدا ہے جس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا، اس میں سے کچھ تمہارے پینے کا ہے اور کچھ ایسا ہے، جس سے درخت اگتے ہیں جن میں جانوروں کو چراتے ہو، اسی پانی سے خدا تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر طرح کے میوے لگاتا ہے جو لوگ سوچتے ہیں، ان کے لئے ان (قدرت) کی نشانیاں ہیں اور اسی خدا نے رات اور دن سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگایا اور تارے بھی اس کے حکم کے تابع ہیں بے شک جو لوگ عقل رکھتے ہیں، ان کے لئے ان چیزوں میں نشانیاں ہیں اور جو چیزیں اس نے تمہارے لئے زمین میں پیدا کی ہیں کئی رنگ کی ان میں بھی ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں نشانیاں ہیں اور اسی اللہ نے سمندر کو تمہارے کام میں لگا دیا ہے اس لئے کہ اس میں شکار کر کے تازہ تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے زیور (موتی مونگا وغیرہ) نکال کر پہنو اور تو دیکھتا ہے کہ کشتیاں (پانی کو) چیرتی ہوئی اس میں چلتی ہیں اور اس لئے کہ تم خدا تعالیٰ کا فضل تلاش کرو اور اس لئے کہ تم شکر کرو اور اسی اللہ نے زمین میں بھاری بھرکم پہاڑ گاڑ دیے ایسا نہ ہو کہ تم کو لے کر جھکے اور اس کی تمہیں راہ دینے کے لئے ندیاں اور راستے بنائے اور بہت سی نشانیاں اور ستاروں سے بھی ان کو راستہ ملتا ہے۔

مندرجہ بالا آخری سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے سورج، چاند، ستاروں، پہاڑوں اور دریاؤں وغیرہ کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے اور انسان کو یہ سوچنے کی

دعوت دی ہے کہ اتنے عظیم الشان اجرام جو آسمان پر نظر آتے ہیں، وہ ہیبت ناک پہاڑ جو زمین پر واقع ہیں، کسی انسان کی قدرت نہیں کہ وہ انہیں بنا سکے، یہ سب اللہ تعالیٰ ہی کے بنائے ہوئے ہیں، فرمایا کہ رات، دن، سورج، چاند اور ستارے سب اللہ کے حکم کے تابع ہیں اور انسان کے لئے کام میں لگے رہتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہوا کہ بظاہر یہ سب چیزیں بے جان نظر آتی ہیں، لیکن درحقیقت یہ سمجھ اور ادراک رکھتی ہیں، تبھی تو اللہ پاک کے حکم سے اپنا اپنا کام باقاعدگی سے سرانجام دے رہی ہیں۔ چاند زمین کے گرد گھومتا ہے اور زمین اور دوسرے سیارے سورج کے گرد گھومتے ہیں۔ اسی گردش کے نتیجے میں دن اور رات پیدا ہوتے ہیں۔ سورج دیکھنے میں بہت چھوٹا نظر آتا ہے، لیکن حقیقت میں یہ زمین سے تیرہ لاکھ پانچ ہزار گنا بڑا ہے اور اس سے تین لاکھ پینتیس ہزار گنا زیادہ وزنی ہے۔ قطر آٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار میل اور زمین سے نو کروڑ تیس لاکھ میل دور ہے، چاند کی جسامت زمین کے پانچویں حصے کے برابر ہے اور قطر دو ہزار ایک سو ساٹھ میل ہے۔ زمین سے اس کا فاصلہ دو لاکھ چالیس ہزار میل ہے۔

دریاؤں میں بھی انسان کی خوراک کے جانور پیدا کئے۔ رنگا رنگ مچھلیاں، بام، شارک، وہیل، لسی لاٹ، ہیل بٹ، آرہ مچھلی، اڑنے والی مچھلی وغیرہ جنہیں انسان شکار کر کے کھاتا بھی ہے اور سمندروں میں سیپ، مونگا، موتیا اور مروارید جیسے اعلیٰ اور قیمتی موتی پیدا کئے، پہاڑوں میں لعل، عقیق، الماس یاقوت اور نیلم پیدا کئے۔

صورتحال خواہ کچھ ہو اس سے مجال انکار نہیں کہ مادی کائنات کی تشکیل اور اس کے بعد دنیا میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت کاملہ کے کرشمے ہیں، جن کا قرآن مجید نے بار بار ذکر کیا ہے، اور ان کو اپنے خالق حقیقی کو پہچاننے کی دعوت دی ہے۔ ☆☆

قادیانیوں سے تعلقات

س: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسلمان شخص کے بارے میں جو سالہا سال سے ایک قادیانی کے ساتھ دوستی رکھتا ہے اور اپنے دوستانہ اور خوشگوار تعلقات کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ وہ اس قادیانی کو اسلام کی دعوت دے رہا ہے، اسے اسلام کے قریب کر رہا ہے جبکہ وہ قادیانی دوسرے لوگوں کے سامنے کئی بار اسلام کی دعوت کو رد کر چکا ہے۔ نیز قادیانیوں کے بارے میں دینی حکم کیا ہے اور ان سے دوستانہ تعلقات رکھنا کیسا ہے؟ (وقاص احمد سہروردی، سلمان خان، ملیر کراچی)

الجواب: مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلامی عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کیا، قرآن مجید کی اساسی تعلیمات اور دین اسلام کی بنیادوں کا انکار کیا۔ نیز اپنے قول، فعل اور تحریر سے قرآن، اسلام، حضور نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کا مرتکب ہوا، نیز صحابہ کرام، ازواج مطہرات کی شان میں نازیبا کلمات کے علاوہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت مریم علیہا السلام کی شان میں شدید گستاخی کا مرتکب ہوا وہ ذہنی طور پر نیم پاگل اور یہود و ہنود کا ایجنٹ تھا۔ لہٰذا اکابرین امت نے اس کے کفر و ضلالت اور ارتداد پر اتفاق کیا ہے بلکہ جو اس کے کافر و مرتد ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ لہٰذا اس کے پیروکار خواہ اپنے آپ کو، مرزائی کہلوائیں یا احمدی و قادیانی، سب کافر، مرتد اور خارج از اسلام ہیں اور پاکستانی آئین کے مطابق وہ اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہلوا سکتے، اسلامی عبادات نہیں کر سکتے۔ اسلامی اصطلاحات بھی استعمال نہیں کر سکتے یہ تو ہے قادیانیوں اور ان کے پیشوا کا دینی حکم۔ لہٰذا قادیانیوں کے ساتھ کسی قسم کی دوستی، تعلق، میل، میلاپ، لین دین رکھنا حرام ہے۔ ان کے ساتھ شادی بیاہ، رشتہ ناطہ حرام قطعی ہے۔ ان کے ساتھ کھانا، پینا، اٹھنا، بیٹھنا، مجلس وصحبت رکھنا بھی حرام ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> ترجمہ: ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور جو ان کے ساتھ (نسبت ایمان رکھنے) والے ہیں، وہ کافروں پر بہت سخت اور آپس میں بہت مہربان ہیں۔''

لہٰذا قادیانیوں اور احمدیوں کے ساتھ سختی و شدت کی بجائے دوستانہ رکھنا، قرآن میں ممنوع ہے۔ اسی طرح ایک اور مقام پر قرآن مجید فرماتا ہے:

> ترجمہ: ''تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو اللہ یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے، بھائی ہوں یا کنبے والے، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کو لکھ کر پختہ کر دیا ہے۔'' (المجادلہ ۲۲)

لہٰذا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کھلے دشمنوں اور منکروں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنا مسلمان کے لئے قطعی ممنوع ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ قادیانیوں سے صرف اس لئے تعلق رکھنا کہ شاید اسلام قبول کر لیں تو صورت مسؤلہ میں قرائن یہ بتاتے ہیں کہ ایسا کوئی امکان نہیں۔ لہٰذا اس آڑ میں کسی دین دشمن سے میل میلاپ جاری رکھنا خلاف اسلام ہے، ہر تعلق پر فوقیت اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق کو ہے۔ بدر اور احد کی جنگوں میں صحابہ کرام کا عمل اس بات پر شاہد ہے کہ باپ، بھائی یا کوئی رشتہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتے کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ لہٰذا اسلامی و ایمانی غیرت اور حمیت کا تقاضا ہے کہ قادیانیوں سے قطع تعلقی کی جائے۔ واللہ اعلم بالصواب

(مفتی) ارشاد حسین سعیدی
پرنسپل جامعہ منہاج القرآن، کراچی

اسلام اور نظریۂ مساواتِ مردوزن

عمران احمد سلفی

تمام ادیان و مذاہب میں اسلام اس لحاظ سے منفرد ہے کہ عورت کے حق میں اٹھنے والی کسی بھی تحریک سے صدیوں پہلے اس نے عورت کو آزادی اور حقوق عطا کئے۔ ہم قدیم و جدید دونوں جاہلیتوں کو ناپسند کرتے ہیں، اسلام سے پہلے جو جاہلیت پائی جاتی تھی وہ مسلمان معاشروں میں اس وقت پھر رواج پاگئی جب مسلمان دین حق کی تعلیمات سے دور ہوگئے اور صرف عورت ہی نہیں بلکہ مرد بھی متاثر ہوئے۔ دوسری وہ جدید جاہلیت ہے جو آج مسلم معاشروں پر اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ وہ عورت کو آزادی دینے والی ہے، حالانکہ درحقیقت وہ عورت سے اس کا اصل مقام و مرتبہ چھین کر اسے انسانیت کے درجے سے بھی گرادینے والی ہے۔ اسلام نے مرد اور عورت کے درمیان حقیقی مساوات قائم کی ہے۔ سب سے پہلی چیز جو ہمیں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن میں ’’یـــا ایھـــا الـنـاس ‘‘(اے لوگو!) یابنی آدم، اے اولاد آدم اور اے ایمان والو! کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے۔ اس طرح مرد اور عورت دونوں قرآن کے یکساں مخاطب ہیں۔

اسلام نے مرد اور عورت دونوں کو پیدائش کے لحاظ سے یکساں قرار دیا ہے۔ قرآن کہتا ہے: ’’اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔‘‘ اسی طرح ذمہ داری کے لحاظ سے دونوں کو مساوی رکھا ہے۔ تخلیق آدم کے وقت کا بیان کرتے ہوئے قرآن کہتا ہے:

’’شیطان نے ان دونوں کو بہکایا اور ان دونوں نے شجر ممنوع کا پھل کھایا اور پھر ان دونوں نے اللہ کے حضور توبہ کی۔‘‘ پھر قرآن کریم میں بالکل واضح طور پر یہ بتادیا گیا ہے کہ ’’جو کوئی بھی نیک عمل کرے گا، خواہ مرد ہو یا عورت، وہ صلے سے محروم نہ رہے گا۔‘‘

اللہ کے قانون کی پابندی کرنے میں بھی مرد اور عورت یکساں شریک ہیں۔ مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور بدی سے روکتے ہیں۔

ملکیت کا حق بھی دونوں کے لئے برابر ہے۔ مردوں نے جو کمایا، اس میں ان کا اور عورتوں نے جو کمایا ان میں ان کا حصہ ہے۔ وراثت میں بھی دونوں شریک ہیں، لیکن صحیح انصاف کی خاطر ذمہ داریوں کو دیکھتے ہوئے مرد اور عورت کے لئے مقدار الگ الگ مقرر کی گئی ہے۔

آمدنی کے لئے جدوجہد کرنے اور کوئی پیشہ اختیار کرنے کا حق جس طرح مرد کو ہے اسی طرح عورت کو بھی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں کھیتی باڑی میں حصہ لیتی تھیں، جانور بھی چراتی تھیں، سلائی اور دوسرے پیشوں کے ذریعے بھی کمائی کرتی تھیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی بھی کرتی تھیں۔ اسلام نے علم کے حصول کا حق دینے میں بھی مرد اور عورت کے درمیان مساوات رکھی ہے بلکہ اسے دونوں کے لئے واجب قرار دیا ہے۔ معاشرتی قدر و منزلت اور عزت میں بھی مرد اور عورت دونوں یکساں ہیں:

’’اے ایمان لانے والو! نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔‘‘

قانون جرم وسزا میں بھی اسلام مرد اور عورت کو کامل مساوات عطا کرتا ہے۔

زندگی کا ساتھی منتخب کرنے میں بھی مرد اور عورت کو پسند اور ناپسند کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ گھر کی ذمہ داری اور اس کے بارے میں باز پرس میں بھی دونوں برابر کے شریک ہیں۔ مرد بھی اپنے گھر کا نگراں ہے اور عورت بھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے کاموں میں ازواج مطہرات کا ہاتھ بٹاتے تھے، گھر کے معاملات باہمی مشورے سے چلائے جانے چاہئیں۔ اولاد کی زندگی کی حفاظت اور اس کی تربیت میں بھی لڑکا اور لڑکی دونوں یکساں شریک ہیں بلکہ لڑکی کے بارے میں زیادہ شدت سے حکم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر ماؤں کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ گاڑنا حرام قرار دیا ہے۔ عبادات میں اور نیکی اور بھلائی کے کاموں میں مجالس میں شرکت کو بھی اسلام مرد وعورت دونوں کا حق قرار دیتا ہے۔

یہ صرف چند مثالیں ہیں، اس مساوات کی جو اسلام نے مرد اور عورت کے درمیان قائم کی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مساوات کو عملی جامہ پہنا کر بھی دکھادیا ہے، لیکن اسلام کی نظر میں مساوات کا مطلب بالکل ایک جیسا ہونا نہیں ہے۔ دونوں جنسوں کو

بالکل یکساں اور باہم مماثل قرار دینا تو صریح ظلم، ناانصافی اور عدم مساوات ہے۔ عورت بچے کا بوجھ اٹھاتی ہے، پھر اسے دودھ پلاتی ہے۔ کیا مرد یہ دونوں کام کرتا ہے؟ پھر دونوں یکساں کس طرح ہو سکتے ہیں؟ اگر ہم مرد اور عورت پر ہر کام کا برابر برابر بوجھ ڈال دیں تو کیا یہ عورت کے ساتھ زیادتی نہ ہوگی؟ یہ اس سے دوہرا کام لینا ہوگا اور اگر وہ یہ دونوں کام ایک ساتھ نہ کرنا چاہے یا کرنے کی طاقت نہ رکھتی ہو تو کیا اس طرح وہ اس حق سے محروم نہیں ہو جاتی جو مرد کو حاصل ہے؟

عورت اور مرد میں مکمل برابری کا دعویٰ کس طرح کیا جا سکتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے نئی نسلوں کی تربیت کی منفرد ذمہ داری عورت کے سپرد کی ہے، مرد اس میں عورت کی برابری نہیں کر سکتا۔ یوں عورت مرد سے اس طرح ممتاز ہے کہ وہ اس کے ساتھ حال کی ذمہ داریاں پوری کرنے کے ساتھ ساتھ مستقبل کی معمار بھی ہے۔ اسی ذمہ داری کی وجہ سے اسلام نے عورت کے اوپر گھر سے باہر کی ذمہ داری نہیں ڈالی ہے، یہ مرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ باہر سے کما کر لائے اور عورت پر خرچ کرے، خواہ وہ اس کی بیوی ہو یا ماں ہو، بیٹی ہو یا بہن ہو۔ مرد کی یہ ذمہ داری اس صورت میں بھی باقی رہتی ہے کہ عورت خود کمانے والی ہو۔ یہی وہ حقیقی مساوات ہے جو اسلام نے مرد اور عورت کے درمیان قائم کی ہے۔ اس کے مقابلے میں وہ نام نہاد مساوات ہے جو آج کے دور میں شادی کے نام پر ادا کی جاری ہے۔ خصوصاً وہ آزادی جو شادی کے بغیر ایک لڑکے اور لڑکی کو تعلق قائم کرنے کی دی جا رہی ہے۔ اس تعلق کی قیمت صرف لڑکی کو ادا کرنا پڑتی ہے۔

اسلام ایک ایسے معاشرے کی صورت گری کرتا ہے، جس میں مرد اور عورت دو الگ الگ جنس ہیں۔ ان کی اپنی اپنی ذمہ داریاں ہیں اور باہمی تعاون و ہمدردی اور الفت و محبت کے ساتھ اپنا کام انجام دیتے ہیں۔

اسلامی معاشرہ "یک جنسی" معاشرہ نہیں ہے، جس میں مرد، عورت بن کر یا عورت مرد بن کر رہے، کیونکہ یہ غیر انسانی اور غیر فطری صورت ہے۔ اسی طرح اسلام فرد اور فرد کے درمیان اور فرد اور معاشرے کے درمیان حقوق کا صحیح توازن قائم کرتا ہے۔ وہ کسی کو بھی ایسا حق نہیں دیتا جو کسی دوسرے کے حق کی قیمت پر ملے اور مرد اور عورت کے درمیان اس اصول کا بدرجہ اولیٰ انطباق ہوتا ہے۔ قرآن میں میاں اور بیوی کو ایک دوسرے کے لئے لباس قرار دیا گیا ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت و مودت اور رحم و شفقت کا تعلق قائم کرنا مطلوب بیان کیا گیا ہے اور یہ تعلق صرف میاں بیوی تک محدود نہیں بلکہ خاندان کے اور معاشرے کے تمام افراد کے درمیان اسی طرح محبت و شفقت کا تعلق ہونا چاہئے۔ آج کے معاشرے میں فرد کو تنہا اور بے سہارا ہونے کا احساس ہے۔ بوڑھے نوجوانوں کی طرف سے لاپروائی کا شکار ہیں، دو نسلوں کے درمیان جنریشن گیپ کا مسئلہ ہے، خودکشی اور تشدد کی وارداتوں کی کثرت ہے، کم عمروں میں جرائم کی شرح میں اضافہ ہے اور اسی طرح کے بے شمار مسائل ہیں جو افراد کے درمیان محبت و الفت کی کمی کا نتیجہ ہیں۔

نوجوانوں کو برائیوں سے بچانے اور پاکیزہ زندگی گزارنے کے لئے خاندان سے حاصل ہونے والی محبت اور سکون ضروری ہے۔ اسی لئے اسلام نے یہ تاکید کی ہے کہ جو استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرلے۔ صحیح وقت پر نکاح کے بندھن میں بندھ جانا نوجوانوں کو بے حیائی اور فحاشی سے دور رکھتا ہے۔ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ آج کے ترقی یافتہ معاشروں میں کم عمری میں جنسی تعلقات قائم کرنے کے خلاف کوئی آواز نہیں اٹھائی جاتی، لیکن اگر یہی تعلقات وہی افراد شرعی پابندی یعنی نکاح کے بعد قائم کریں تو کم عمری کی شادی پر اعتراض شروع ہو جاتے ہیں۔

☆☆..........☆☆

مرزائیت کے جھوٹ اور فریب سے نئی نسل کو بچانا ناگزیر ہے

گوجرانوالہ.... ممتاز عالم دین شیخ الحدیث مولانا محمد داؤد نے کہا ہے کہ نئی نسل کو دین سے آشنا کرنا اور ان کے اخلاق و کردار کی تعمیر اساتذہ کرام اور دینی طبقہ کا بنیادی فریضہ ہے۔ غیر مسلم قوتیں عصری اداروں کے طلبا کو تر نوالہ سمجھتے ہوئے انہیں گمراہی و فحاشی کی دلدل میں تیزی سے دھکیل رہے ہیں۔ ان کے ایمان کا بچانا وقت کی اولین ضرورت ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے بخاری ہال ہیڈ آفس ختم نبوت ہاشمی کالونی گوجرانوالہ میں چھٹے سالانہ ختم نبوت ریفریشر کورس برائے اسکول طلبا کا افتتاح کرتے ہوئے کیا۔ تقریب کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے امیر مولانا محمد اشرف مجددی نے کی۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی قائم مقام ناظم سید احمد حسین زید، مرکزی مبلغ مولانا محمد عارف شامی، حاجی عارف نواز، حافظ محمد ناصر قادری، حاجی آفتاب احمد، ضلعی نائب امیر قاری محمد منیر قادری، عبدالروف گھمن نے خطاب کیا۔ مولانا محمد داؤد نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت موجودہ حالات میں قوم کی اصلاح اور نئی نسل کی تعلیم و تربیت کے حوالہ سے ٹھوس سمت میں اقدام کر رہی ہے۔ مرزائیت کے جھوٹ اور فریب سے نئی نسل کو بچانا ناگزیر ہے۔ اس حوالہ سے اساتذہ کرام اور دینی طبقہ کو مل جل کر کام کرنا ہے۔

تحفظ ختم نبوت کی خاطر قربانیاں

قسط:۴

مولانا حذیفہ بن غلام محمد وستانوی

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب نوراللہ مرقدہٗ ختم النبوۃ فی الآثار کے آغاز میں ختم نبوت پر اجماع کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''صحابۂ کرام کا سب سے پہلا اجماع مسئلہ ختم نبوت پر اور اس کے منکر کے مرتد واجب القتل ہونے پر ہوا ہے۔''

مسیلمہ کذاب کا دعویٰ نبوت اور صحابہ کرام کا اس پر جہاد:

اسلام میں یہ بات درجہ تواتر کو پہنچ چکی ہے کہ مسیلمہ کذاب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دعوائے نبوت کیا، اور بڑی جماعت اس کی پیرو ہوگئی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب سے پہلا جہاد جو صدیق اکبرؓ نے اپنی خلافت میں کیا ہے وہ اسی جماعت پر تھا، جمہور صحابہ مہاجرینؓ وانصارؓ نے اس کو محض دعوائے نبوت کی وجہ سے اور اس کی جماعت کو اس کی تصدیق کی بنا پر کافر سمجھا، اور باجماع صحابہ وتابعین ان کے ساتھ وہی معاملہ کیا گیا جو کفار کے ساتھ کیا جاتا ہے، اور یہی اسلام میں سب سے پہلا اجماع تھا، حالانکہ مسیلمہ کذاب بھی مرزا صاحب کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کا منکر نہ تھا بلکہ بعینہٖ مرزا صاحب کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لانے کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی مدعی تھا، یہاں تک کہ اس کی اذان میں برابر اشھد ان محمدا رسول اللہ پکارا جاتا تھا، اور وہ خود بھی بوقت اذان اس کی شہادت دیتا تھا، تاریخ طبریؔ میں ہے:

و کان یؤذن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم و یشھد فی الاذان ان محمدا رسول اللہ و کان الذی یؤذن لہ عبداللہ بن النواحۃ و کان الذی یقیم لہ حجیرٌ بن عمیرٌ و یشھدُ لہ و کان مسیلمۃُ اذا ادنی حجیرٌ من الشھادۃ قال صرّح حجیرٌ فیزیدُ فی موتٍ و یبالغُ التصدیق نفسہ... الخ (تاریخ طبری: ج۳/ص۲۴۴)

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان دیتا تھا اور اذان میں یہ گواہی دیتا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کا مؤذن عبداللہ ابن نواحہ اور اقامت کہنے والا حجیر ابن عمیر تھا، اور جب حجیر شہادت پر پہنچتا تھا تو مسیلمہ بآواز بلند کہتا تھا کہ حجیر نے صاف بات کہی، اور پھر اس کی تصدیق کرتا تھا۔'' (تاریخ طبری: ج۳/ص۲۴۴)

الغرض! نبوت وقرآن پر ایمان اور نماز روزہ سب ہی کچھ تھا، مگر ختم نبوت کے بدیہی مسئلہ کے انکار اور دعوائے نبوت کی وجہ سے باجماع صحابہ کافر سمجھا گیا اور حضرت صدیقؓ نے صحابۂ کرام، مہاجرین وانصار اور تابعین کا ایک عظیم الشان لشکر حضرت خالد بن ولیدؓ کی امارت میں مسیلمہ کے ساتھ جہاد کے لیے یمامہ کی طرف روانہ کیا۔

جمہور صحابہ میں سے کسی ایک نے بھی اس کا انکار نہ کیا اور کسی نے نہ کہا کہ یہ لوگ اہل قبلہ ہیں، کلمہ گو ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، ان کو کیسے کافر سمجھ لیا جائے۔ حضرت فاروق اعظمؓ کا ابتداً اختلاف کرنا اور بعد تحقیق حق کے صدیق اکبرؓ کے ساتھ موافقت کرنا جو روایات میں منقول ہے وہ بھی اس واقعہ میں نہیں تھا، بلکہ مانعین زکوٰۃ پر جہاد کرنے کے معاملہ میں تھا۔

بعض لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تھا، صدیق اکبرؓ نے ان پر جہاد کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت فاروقؓ نے وقت کی نزاکت اور مسلمانوں کی قلت وضعف کا عذر پیش کرکے ابتداً ان کی رائے سے اختلاف ظاہر فرمایا تھا، لیکن حضرت صدیقؓ کے ساتھ تھوڑے سے مکالمہ کے بعد ان کی رائے بھی موافق ہوگئی۔

الغرض حضرت فاروقؓ کا ابتداً اختلاف کرنا بھی مسیلمہ کے واقعہ میں ثابت نہیں جیسا کہ بعض غیر محقق لوگوں نے سمجھا ہے۔

الحاصل بلاخوف وبلانکیر یہ آسمان نبوت کے ستارے اور حزب اللہ کا ایک جم غفیر یمامہ کی طرف بڑھا، اس کی پوری تعداد تو اس وقت نظر سے نہیں گزری مگر تاریخ طبریؔ میں حضرت صدیق اکبرؓ کا ایک فرمان خالد بن ولیدؓ کے نام درج ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو صحابہ وتابعین اس جہاد میں شہید ہوئے ان کی تعداد بارہ سو ہے۔ نیز اسی تاریخ میں ہے کہ مسیلمہ کی جماعت جو اس وقت مسلمانوں کے مقابلہ کے لیے نکلی تھی اس کی تعداد چالیس ہزار مسلح جوان تھی، جن میں سے اٹھائیس ہزار کے قریب ہلاک ہوئے

اور خود مسیلمہ بھی اسی فہرست میں داخل ہوا، باقی ماندہ لوگوں نے ہتھیار ڈال دیئے، حضرت خالدؓ کو بہت مال غنیمت اور قیدی ہاتھ آئے، اور پھر صلح کرلی گئی۔

ان واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ صحابہؓ کی کتنی بڑی جماعت اس میدان میں آئی تھی جنھوں نے ایک مسئلہ ختم نبوت کے انکار کی وجہ سے نہ وقت کی نزاکت کا خیال کیا اور نہ مسلمانوں کی بے سروسامانی کا، اور نہ اس جماعت کے اذان ونماز اور تلاوت واقرار نبوت اور تمام اسلامی احکام ادا کرنے کا، بلکہ اتنی بڑی عظیم الشان جماعت پر جہاد کرنے کے لیے باجماع واتفاق اٹھ کھڑے ہوئے۔ (ختم نبوت: ص۳۰۲ تا ۳۰۴)

اس کے بعد ان صحابہ کے نام تحریر فرماتے ہیں

• جو ختم نبوت پر شاہد ہیں۔

ان صحابہؓ کرام کے اسماء گرامی جو ختم نبوت کے شاہد ہیں:

حضرت صدیق اکبرؓ، حضرت فاروق اعظمؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت اُبی بن کعب، حضرت انس، حضرت حسن، حضرت عباس، حضرت زبیر، حضرت سلمان، حضرت مغیرہ، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت ابوذر، حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابوہریرہ، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت جابر بن سمرہ، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابوالدرداء، حضرت حذیفہ، حضرت ابن عباس، حضرت خالد بن ولید، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت عقیل بن ابی طالب، حضرت معاویہ بن حیدہ، حضرت بہز بن حکیم، حضرت جبیر بن مطعم، حضرت بریدہ، حضرت زید بن اوفی، حضرت عوف بن مالک، حضرت نافع، حضرت مالک بن حویرث، سفینہ مولیٰ حضرت ام سلمہ، حضرت ابوالطفیل، حضرت نعیم ابن مسعود، حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت ابوحازم، حضرت ابومالک اشعری، حضرت ام کرز، حضرت زید بن حارثہ، حضرت عبداللہ بن ثابت، حضرت ابوقتادہ، حضرت نعمان بن بشیر، حضرت ابن غنم، حضرت یونس بن میسرہ، حضرت ابوبکرہ، حضرت سعید بن جثیم، حضرت سعد، حضرت زید بن ثابت، حضرت عرباض ابن ساریہ، حضرت زید ابن ارقم، حضرت مسعود بن مخرمہ، حضرت عروہ بن رویم، حضرت ابوامامہ باہلی، حضرت تمیم داری، حضرت محمد بن حزم، حضرت سہل بن سعد الساعدی، حضرت ابوزمل جہنی، حضرت خالد بن معدان، حضرت عمرو بن شعیب، حضرت مسلیمہ بن نفیل، حضرت قرۃ بن ایاس، حضرت عمران بن حسین، حضرت عقبہ بن عامر، حضرت ثوبان، حضرت ضحاک بن نوفل، حضرت مجاہد، حضرت مالک، حضرت اسماء بنت عمیس، حضرت حبشی بن جنادہ، حضرت عبداللہ بن حارث، حضرت سلمہ اکوع، حضرت عکرمہ بن اکوع، حضرت عمرو بن قیس، حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ، حضرت عصمہ بن مالک، حضرت ابوقبیلہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت عبداللہ بن مسعود رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین!

یہ حضرات میرے مقدمہ کے گواہوں کی پہلی قسط ہیں، جو مرزاجی کی نبوت کے گواہ کہنیا لال وغیرہ نہیں بلکہ آفتاب نبوت کی شعاعیں، ہدایت کے ستارے، علوم نبوت کے وارث، ثقاہت و دیانت کے مجسمے، علم وعمل کے سارے عالم کے مسلّم اُستاذ، صحابہؓ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مقدس جماعت کے افراد ہیں۔

اولئک ابائی فجئنی بمثلهم
اذا جمعتنا یا غلام المجامع

"یہ میرے مقتدا ہیں پس (اگر دعویٰ ہے) اے غلام احمد مجلس میں اُن کی مثال پیش کر اس فرشتہ صفت جماعت پر اگر میں فخر کروں تو بجا ہے"

ولے درام جواہر خانۂ عشق است تحویلش
کہ دار وزیر گردوں میر سامانے کہ من دارم

یہ صحابہ کی جماعت ہے، ہم تو بحمداللہ تعالیٰ اُن کی اقتدا کو ذریعۂ نجات اور فرمانِ نبوی ما انا علیه و اصحابی کی تعمیل سمجھتے ہیں، اگر یہ حق پر ہیں تو ہم بھی اس کے متبع ہیں، اور اگر حق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے اُسوۂ حسنہ کے سوا کوئی اور چیز کا نام ہے تو ہم شرح صدر سے کہتے ہیں کہ ہمیں ایسے مرزائی حق کی ضرورت نہیں۔

و رشادی ان یکن فی سلوتی
فدعونی لست ارضی بالرشاد

"اور اگر میری ہدایت اسی میں منحصر سمجھی جائے کہ میں آپ کی محبت سے علیحدہ ہو جاؤں تو مجھے اپنے حال پر چھوڑ دو میں ایسی ہدایت نہیں چاہتا" (ختم نبوت: ص۳۱۳ تا ۳۱۵)

اس کے بعد محدثین، مفسرین، فقہاء، متکلمین، صوفیاء کرام کے نام تحریر فرماتے ہیں:

طبقات المحدثین:

اس باب میں ہم سب سے پہلے اُن حضرات محدثین کے اسمائے گرامی پیش کرتے ہیں، جنھوں نے ختم نبوت کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں اور اختلاف رائے یا تاویل وتخصیص کو اس میں ظاہر نہیں فرمایا، بلکہ اس کو بعینہا اپنی ظاہری مراد میں تسلیم کیا ہے:

امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری، امام المحدثین امام مسلم، نسائی، ابوداؤد سجستانی، ترمذی، ابن ماجہ، امام مالک، امام احمد بن حنبل، طحاوی، ابن ابی شیبہ، ابوداؤد طیالسی، طبرانی، ابن شاہین، ابونعیم، ابن حبان، ابن عساکر، حکیم ترمذی، حاکم، ابن سعد، بیہقی، ابن خزیمہ، ضیاء، ابویعلیٰ، محی السنہ بغوی، دارمی، خطیب، سعید بن منصور، ابن مردویہ، ابن ابی الدنیا، دیلمی، ابن ابی حاتم، ابن النجار، بزار، ابوسعید باوردی، ابن عدی، رافعی، ابن عرفہ، ابن راہویہ، ابن جوزی، قاضی عیاض، عبد بن حمید، ابونصر سجزی، ہروی، ابن منذر، دارقطنی، ابن السنی، ہکمید

نسائی، رویانی، طبری فی الریاض النضرۃ، خطابی، خفاجی، حافظ ابن حجر در شرح بخاری، قسطلانی در شرح بخاری، نووی در شرح مسلم، صاحب سراج الوہاج در شرح مسلم، سندی در حاشیہ نسائی، شارح ترمذی، شعبی رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین۔ (ختم نبوت: ص۳۱۹ طبقات المحدثین)

طبقات فقہاء:

ابن نجیم، ابن حجر مکی، ملا علی قاری، علامہ سید محمود مفتی بغداد، شیخ سلیمان بجیری، عبدالرشید بخاری، فتاویٰ عالمگیری کے مصنفین، صاحب فصول عماری، صاحب شرح منہاج وغیرہم۔ ان تمام فقہاء نے منکر ختم نبوت اور مدعی نبوت کو کافر، کاذب، دجال قرار دیا۔ (ختم نبوت: ص۳۲۵)

حضرات متکلمین:

ابن حزم اندلسی، امام نسفی، علامہ تفتازانی، حضرت شاہ عبدالعزیز، صاحب جواہر توحید، امام عبدالسلام، عبدالغنی نابلسی، ابوشکور سالمی، امام سفارینی، امام غزالی۔

صوفیائے کرام:

عبدالرحمٰن جامی، نظامی گنجوی، صاحب شرح تعرف، عبدالقادر جیلانی، عماد الدین اموی، تقی الدین عبدالملک، محی الدین ابن عربی، مجدد الف ثانی وغیرہم۔

علمائے امت کے ہر طبقہ اور ہر جماعت میں سے چند ارکان و عمائد کی شہادتیں آپ کے سامنے آچکی ہیں، جن میں بغیر کسی تاویل و تخصیص اور بلا تقسیم و تفصیل کے جس چیز کا نام عرف شریعت میں نبوت ہے اس کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مختتم مانا گیا ہے۔ (ختم نبوت: ص۳۲۵)

حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے تو قانون فطرت سے بھی مسئلہ ختم نبوت کو ثابت کر کے بتلایا ہے۔ فرماتے ہیں:

قانون فطرت بھی ختم نبوت کا مقتضی ہے:

کائنات عالم پر سرسری نظر ڈالنے والا دنیا میں دو چیزیں دیکھتا ہے، ایک وحدت دوسری کثرت لیکن جب ذرا تامل کیا جائے اور نظر کو عمیق کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں میں بھی وحدت ہی اصل الاصول ہے، جتنی کثرتیں سطحی نظر میں سامنے آتی ہیں وہ بھی کسی وحدت میں منسلک نہیں اس کا شیرازہ وجود منتشر ہو کر قریب ہے کہ عدم میں شامل ہو جائے، اس لئے ایسی کثرت کو موجود کہنا بھی فضول ہوگا۔

مثال کے لیے دیکھئے کہ جب ہم آسمان کی طرف نظر اٹھاتے ہیں تو اس کے محیر العقول طول وعرض میں بے شمار کثرتیں پھیلی ہوئی دکھائی دیتی ہیں لیکن جب ان کثرتوں کے سلسلہ میں نظر ڈالی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کثرتیں ایک ہی مرکز کے ساتھ وابستہ ہیں، اور ایک ہی محور پر حرکت کر رہی ہیں، اور اگر ان کا سلسلہ اس وحدت پر منتہی نہ ہوتا تو یہ نظام سماوی کسی طرح باقی نہ رہ سکتا تھا۔

جمادات پر ذرا نظر ڈالو تو کس قدر بے شمار کثرتیں سامنے آتی ہیں، لیکن وہ سب بھی اسی طرح ایک وحدت میں منسلک ہیں، اور جب رشتۂ انسلاک ٹوٹتا ہے تو اس کے لئے موت کا پیام ہوتا ہے۔

نباتات میں بے شمار شاخیں، پتے اور پھل پھول نئے نئے رنگ اور نئی نئی وضع میں کثرت کی شان لئے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، لیکن اگر ان کی انتہا ایک جڑ کے ساتھ وابستہ نہ ہو تو فرمایئے کہ اس باغ و بہار کی عمر کتنی رہ سکتی ہے؟

حیوانات میں ہاتھ، پاؤں، آنکھ، ناک اور تین سو ساٹھ جوڑوں کی کثرت موجود ہے لیکن اگر یہ سب ایک رشتۂ وحدت میں منسلک نہ ہو تو یہی اس کی موت ہے۔

اس کے بعد دنیا میں تمام مشینوں، انجنوں، گاڑیوں، برقی تاروں اور واٹر ورکس کے نلوں، وغیرہ وغیرہ پر نظر ڈالئے تو سب کو اسی قانون فطرت کی جکڑ بند سے آباد پائیں گے، اور جب کسی انجن کے کل پرزے اس کے روح (اسٹم) سے علیحدہ ہوں، یا گاڑیوں کا باہمی ربط ٹوٹ لے یا برقی تاروں کا اتصال بجلی کے خزانہ کے ساتھ نہ رہے، یا پانی کے نل واٹر ورکس سے منقطع ہو جائیں تو ان کا وجود بھی بے کار ہے۔

کائنات عالم کی ان مثالوں پر نظر کر کے جو قانون قدرت ذہن نشین ہوتا ہے، نبوت اور رسالت بھی اس سے علیحدہ نہ ہونی چاہئے، بلکہ عالم کی تمام نبوتوں کا سلسلہ بھی کسی ایسی نبوت پر ختم ہونا چاہیے جو سب سے زیادہ اقویٰ و اکمل ہو اور جس کے ذریعہ سے نبوتوں کی کثرت ایک وحدت پر منتہی ہو کر اپنے وجود کو قائم اور مفید بنا سکے، اور مسلم ہے کہ اس سیادت وفضیلت کی حقدار صرف حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں، جن کی سیاست پر انبیاء سابقین اور ان کی کتب سماوی اور پھر ان کی امتیں خود گواہ ہیں، جن کی تصریحات ابھی آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

اور یہی رمز ہے اس میثاق میں جو تمام انبیاء ورسل سے لیا گیا ہے کہ اگر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں، اور آپ کی مدد کریں، ارشاد ہے:

”لتؤمنن بہ ولتنصرنہ“ ”ضرور آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی مدد کریں“

اور اس میثاق کی تصدیق اور سیادت کو ثابت کرنے کے لئے خداوند عالم نے دو مرتبہ دنیوی حیات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء علیہم السلام کے ساتھ جمع فرمایا، اور یہ سیادت اس طرح ظاہر فرمائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام کے امام ہوئے، جس کا مفصل واقعہ اسراء و معراج کے تحت تمام کتب حدیث میں صحیح و معتبر روایات سے منقول ہے، پھر آخر زمانہ میں انبیائے سابقین میں سے آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آپ کی شریعت کا صریح طور پر متبع بنا کر بھیج دیا، تا کہ اس میثاق پر صاف طور سے عمل ہو جائے۔ (جاری ہے)

سات روزہ

تحفظ ختم نبوت پروگرامز کراچی

رپورٹ: مولانا توصیف احمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۰ تا ۱۶ر جون ۲۰۱۱ء کراچی کے مختلف حلقوں میں تحفظ ختم نبوت پروگرامز منعقد کیے گئے۔ جن میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ مہمان خصوصی تھے، اہلیان کراچی نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور تردید قادیانیت سے متعلق بیانات اور دلائل و براہین سے مزین گفتگو سے بھرپور استفادہ کیا۔ ان پروگرامز کی مکمل رپورٹ مندرجہ ذیل ہے:

پہلا پروگرام نارتھ کراچی:

۱۰ر جون ۲۰۱۱ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء جامع مسجد حبیبیہ، حبیبیہ چوک انڈا موڑ، نارتھ کراچی میں پہلا پروگرام منعقد ہوا۔ تلاوت کلام کی سعادت قاری محمد اقبال نے جبکہ حافظ محمد اشفاق نے حمد و نعت پیش کی۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد کا بیان ہوا۔ انہوں نے کہا کہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی سرکاری ادارہ اپنا نام، لوگو کسی دوسرے کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتا، آج اگر کوئی شخص اسلام آباد کے اندر سپریم کورٹ آف پاکستان کے سامنے ویسی ہی عمارت بنا کر اس پر سپریم کورٹ آف پاکستان کا جھنڈا نصب کر دے اور بذات خود چیف جسٹس بن بیٹھے تو ظاہر ہے کہ پوری دنیا میں تہلکہ مچ جائے گا۔ اس لئے کہ جو منصب گورنمنٹ آف پاکستان نے چیف جسٹس کے لئے مقرر کر رکھا ہے۔ اس منصب کو، اس ٹائٹل کو کوئی اور استعمال نہیں کر سکتا، اس کے خلاف بغاوت کا مقدمہ درج ہوگا اور آئین کا باغی قرار دے کر پابند سلاسل کیا جائے گا۔ فوج اور پولیس کی وردی عام آدمی کو پہننا قانوناً جرم ہے۔ اسی طرح آج مسلمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت پر مرزا غلام احمد قادیانی کی جعلی نبوت کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے آیت خاتم النبیین کی مکمل تفصیل و تشریح بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ نبی کے دل میں مال نہیں ہوتا بلکہ رب ذوالجلال ہوتا ہے۔ مال کے حوالے سے دنیا میں چار قسم کے آدمی پائے جاتے ہیں:

(۱) جس کے ہاتھ میں مال ہو اور نہ دل میں یہ انبیاء ہوتے ہیں۔

(۲) جس کے ہاتھ میں بھی مال ہو اور دل میں بھی یہ دنیادار ہوتے ہیں۔

(۳) جس کے ہاتھ میں مال ہوتا ہے، مگر دل میں مال نہیں ہوتا جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔

(۴) جس کے دل میں تو مال کی محبت ہوتی ہے، مگر ہاتھ میں مال نہیں ہوتا، ایسا آدمی دنیا میں سب سے زیادہ خسارے والا ہوتا ہے۔

نبی کے دل میں رب کی محبت ہوتی ہے۔ مال کی محبت نہیں ہوتی، جس کے دل میں مال ہو وہ دنیادار تو ہو سکتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ کا نبی نہیں ہو سکتا۔ مرزا غلام احمد قادیانی دنیا کے حصول کی کشمکش میں مبتلا رہا اور کورٹ کچہریوں کے چکر کاٹتا رہا۔

اس پروگرام کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ نے کی، جبکہ نقابت کے فرائض راقم الحروف نے انجام دیئے۔ پروگرام میں علاقہ کے معزز علماء کرام مولانا افضال، مولانا سعد اللہ، مفتی امیر الدین، مولانا محمد اشفاق، مولانا محمد انس جلالپوری و دیگر علماء کرام نے بھرپور شرکت کی۔

دوسرا پروگرام دھنی جامع مسجد:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ پاکستان چوک کراچی کے زیر اہتمام دھنی جامع مسجد میں ۱۱ر جون بروز ہفتہ بعد نماز عشاء تحفظ ختم نبوت پروگرام منعقد ہوا، (جس کی تفصیل محمد بن مستقیم نے تحریر کی ہے) تلاوت کلام مجید قاری محمد عامر رحمانی نے اور حمد و نعت حافظ محمد اشفاق نے پیش کی۔ نقابت کے فرائض راقم نے ادا کئے۔ اس موقع پر مفتی شکور احمد نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر سو سے زائد آیات دلالت کرتی ہیں۔ ”یا ایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً“ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مانے وہ انسان ہے اور جو نبی نہ مانے وہ خناس ہے۔ مفتی اسرار احمد شریفی نے کہا کہ قادیانیوں کو لڑکی دینا اور لینا یا معاشرتی تعلقات رکھنا سب حرام ہے۔ مناظر اسلام حضرت مولانا اللہ وسایا حفظہ اللہ نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے، نماز کی دعوت دینا، تبلیغ کرنا، روزہ رکھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، جہاد کرنا یہ سب اعمال، اعمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن تحفظ ختم نبوت کا کام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا تحفظ ہے۔ پہلی امتوں میں اجماع نہیں تھا، ختم نبوت کے صدقے میں اس امت کو اجماع کی دولت سے نوازا گیا اور امت نے کمال کر دیا، پہلا اجماع اسی عقیدہ ختم نبوت پر کیا۔

اس پروگرام کی صدارت اور اختتامی دعا مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے کی۔ سیکورٹی کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شمیم مسجد حلقہ دہلی کالونی کے احباب

نے ادا کیے۔ اس عظیم الشان پروگرام میں دیگر علاقوں سے علمائے کرام نے بھی شرکت کی، جس میں مولانا تاج سرفراز خان، قاری نعمان اسرار شریفی، مولانا رمضان، مولانا نور محمد، حافظ اظہر حنیف، قاری کلیم اللہ و دیگر علماء شامل ہیں۔ علاوہ ازیں قاری کریم بخش، مولانا احمد سلیمی، قاری سمیع اللہ، کامران (پرنسپل مدرسۃ الرحمان)، قاری عبدالشکور، قاری سیف الاسلام، قاری عطاء اللہ، قاری عبدالواحد، کمسن نعت خوان حافظ حبیب اللہ خان، مولانا عبدالجبار، حبیب الرحمٰن اور کثیر تعداد میں عوام وخواص نے شرکت کی۔

تیسرا پروگرام گلشن جامی ماڈل کالونی:

۱۲رجون بعد نماز عشاء، جامع مسجد گلشن جامی ماڈل کالونی میں تحفظ نبوت پروگرام رکھا گیا۔ تلاوت قاری گلزار اور حافظ زید نے فرمائی۔ مولانا سید محمود خطیب امین مسجد کے بیان کے بعد حافظ محمد اشفاق نے حمد ونعت پیش کی۔ بعدازاں راقم نے حاضرین کی خدمت میں عرض کیا کہ مرزا قادیانی نے اللہ رب العزت کے حکم کی مخالفت کی اللہ رب العزت نے عقیدہ ختم نبوت پر ایک سو آیتیں نازل کیں، مرزا قادیانی اور اس کی ذریت نے ختم نبوت کا انکار کرتے ہوئے اللہ کی مخالفت کی، حکم ربانی کے تحت اللہ کی مخالفت کرنے والا جہنمی ہوتا ہے۔

حضرت مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ آج کے قادیانی مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو اپنا بزرگ مانتے ہیں، جس طرح تمہارے بھی بعض لوگ بزرگ ہوتے ہیں، اسی طرح ہمارا بھی بزرگ ہے۔ حالانکہ یہ بالکل حقیقت کے خلاف ہے، خود مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا: ''سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا'' یہاں رسالت کا دعویٰ کیا، اسی طرح مرزا نے اپنی کتاب ملفوظات، ج:۱۰، ص:۱۲۷ پر لکھا: ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔'' یہاں نبوت اور رسالت دونوں کا دعویٰ کیا ہے۔ قادیانی کافر ہیں، ان کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ان سے بچنا، پوری امت کو بچانا میرے اور آپ کی فرائض میں شامل ہے۔ اس پروگرام کی صدارت مولانا محمد اعجاز مصطفی نے کی اور نقابت کے فرائض مولانا مفتی محمد اسحاق مصطفی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے سرانجام دیے۔

چوتھا پروگرام گلشن حدید:

۱۳رجون بروز پیر بعد عشاء جامع مسجد فاروق اعظم گلشن حدید میں تحفظ ختم نبوت پروگرام منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز قاری الطاف مدنی کی تلاوت اور حافظ محمد اشفاق کی حمد ونعت سے ہوا۔ راقم نے اپنے بیان میں کہا کہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: ''الیوم اکملت لکم دینکم... آج کے دن تمہارا دین کامل کردیا۔ جب دین کی تکمیل ہوچکی تو قرآن آخری کتاب، یہ امت آخری امت اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ جس طرح حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے کوئی نبی نہیں ہے، اسی طرح آپؐ کے بعد بھی کوئی نبی نہیں ہے۔ سلسلہ نبوت بھی ختم ہوچکا ہے۔ اس پروگرام میں مولانا قاضی احسان احمد نے مسلمانوں کی غیرت وحمیت اور ضمیر کو بیدار کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہماری کسی آدمی سے ذاتی عداوت ہو، اس ذاتی رنجش کو ہم ہزاروں روپے خرچ کرکے عدالتوں اور تھانوں میں لئے پھرتے ہیں، کسی نے آپ کے پلاٹ پر ناجائز قبضہ کرلیا، اس قبضہ کو چھڑانے کے لئے لاکھوں روپے لگاتے ہیں، دنیاوی معاملات میں اپنے دشمن سے انتقام لینے کے لئے آخری حد تک جاتے ہیں، اپنے دشمن سے ملنا، سلام کلام کرنا اپنے لئے باعث عار سمجھا جاتا ہے، اسی طرح ہمیں عشق رسالت کا حق ادا کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں اور قادیانی دشمنوں کا مکمل بائیکاٹ کرنا چاہئے۔ ان کی مصنوعات شیزان کمپنی کے مشروبات، OCS کوریئر اور ذائقہ گھی کا بائیکاٹ کرنا چاہئے۔

پروگرام کے آخر میں حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کے پاس تورات کا نسخہ تھا آپؓ نے اس کی تلاوت شروع کی۔ آپ ﷺ کو ان کا تلاوت کرنا اچھا نہ لگا اور چہرۂ انور پر ناگواری کے اثرات نمایاں ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عمر فاروقؓ کو متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ کیا آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف نہیں دیکھتے؟ حضرت عمر فاروقؓ نے دیکھتے ہی تورات کو بند کیا اور کہا:

''رضیت باللّٰہ ربًا وبالاسلام

دینا وبمحمد نبیا''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر صاحب تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی تشریف لے آتے تو ان کو سوائے میری اتباع کے کوئی چارہ نہیں ہوتا۔'' حضرت مولانا مدظلہ نے بڑے جوش و جوشیلے انداز میں کہا کہ آپؐ کے ہوتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور شریعت نہیں چل سکی تو پھر آج محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ہوتے ہوئے کسی قادیانی دجال کی نبوت بھی نہیں چل سکتی۔ انہوں نے کہا کہ قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تشریف لائیں گے اور امام مہدی علیہ الرضوان کی اقتدا میں نماز ادا کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد بحیثیت امتی کے ہوگی نہ کہ بطور نبی کے۔ جب آپ کی نبوت کے سامنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت نہیں چل سکے گی تو مرزا قادیانی کی نبوت بھی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہیں چل سکتی۔

پانچواں پروگرام گلشن منیر چوک ملیر:

۱۴رجون بروز منگل بعد نماز عشاء، گلشن منیر

چوک، جامعہ ملیہ روڈ ملیر نزد بیت القرآن تحفظ ختم نبوت پروگرام انعقاد پذیر ہوا۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری سکندر حیات نے حاصل کی حافظ محمد اشفاق نے اپنی خوبصورت آواز میں حمد ونعت پیش کی۔ بعدازاں مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ مرزا قادیانی نے بہت سارے دعوے کئے: مثیل مسیح، مسیح موعود، امام زماں نبی، رودر گوپال، کرشن، ہندوؤں کا لیڈر ہونے کا دعویٰ کیا، تمام مسلمانوں کو جاننا چاہئے کہ قادیانی عقائد و نظریات کیا ہیں؟ مسلمانوں کو کس طرح دھوکا اور فریب دیتے ہیں؟ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنی یوم تاسیس سے لے کر آج تک ان کے دجل وفریب کا پودہ چاک کررہی ہے۔ تحریر، تقریر، مناظرہ، مباہلہ، ہر میدان میں قادیانیوں کو شکست ہوئی۔ انشاء اللہ! یہ غلامان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آقا ومولا کی عزت وناموس کی حفاظت کرتے رہیں گے۔

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے اس مبارک مجلس میں شریک حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی گناہوں سے پاک ہوتا ہے، وہ معصوم ہوتا ہے۔ ایک ہوتا ہے محفوظ، جو گناہ کے قریب نہ جائے جیسے صحابہ کرامؓ محفوظ تھے اور ایک ہوتا ہے معصوم۔ انبیاء کرام معصوم تھے، گناہ ان کے قریب بھی نہیں آتا تھا، حضرت یوسف علیہ السلام کو زلیخا نے گناہ کی دعوت دی، زلیخا نے گناہ کی شکل اختیار کرکے حضرت یوسف علیہ السلام کا تعاقب کرنا شروع کیا، زلیخا نے پیچھے سے کپڑے کو پکڑا، اللہ تعالیٰ نے وہ کپڑا زلیخا کے ہاتھ میں دے دیا، اللہ پاک نے گوارا نہیں کیا کہ جس کپڑے پر زلیخا کا ناپاک ہاتھ لگے، وہ کپڑا نبی کے جسم پر برقرار رہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے: کذالک لنصرف عنه السوء ”یونہی ہوا تاکہ ہٹائیں ہم اس سے برائی“ نبی، خدا تعالیٰ کا نمائندہ اور ترجمان ہوتا ہے۔ نبی سے گناہ ہوجائے تو اللہ کے انتخاب پر حرف آئے گا۔ اس پروگرام میں نقابت کے فرائض مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ نے انجام دیئے۔

چھٹا پروگرام چاندنی چوک بلدیہ ٹاؤن:

۱۵/جون بروز بدھ بعد نماز عشاء چاندنی چوک بلدیہ ٹاؤن میں پروگرام رکھا گیا۔ قاری زین العابدین کی تلاوت اور قاری جمال الدین حقانی، قاری رفیق دانش کی حمد ونعت کے بعد راقم الحروف نے اہل محلہ اور کارکنان ختم نبوت کے عظیم اجتماع کے سامنے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی غیرمسلم مثلاً یہودی، عیسائی، سکھ، ہندو، مسلمان ہونا چاہے تو اسے اسلام کی دعوت دی جاتی ہے۔ مگر قادیانیت ایک ایسا فتنہ ہے جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے والوں کو تو مسلمان کہا جاتا ہے، جبکہ مسلمان اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد حافظ محمد اشفاق نے حمد ونعت پیش کی۔ مولانا قاضی احسان احمد نے ولولہ انگیز خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج عاشقان مصطفیٰ اور غلامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر دوست و دشمن کے لئے ثبوت اور گواہی کے طور پر موجود ہے، جب بھی کسی دور میں جھوٹے مدعی نبوت نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھا، تاج ختم نبوت کو نوچنے کی کوشش کی۔ غیرتمند مسلمانوں نے میدان کارزار میں اتر کران کا تعاقب کیا۔ اسود عنسی کے مقابلے میں حضرت فیروز دیلمیؓ، مسیلمہ کذاب کے مقابلے میں صحابہ کرامؓ کا جم غفیر آیا، ختم نبوت تقدیر کائنات پر وہ مہر کامل ہے، جس کی پاسبانی کا فریضہ اللہ پاک نے اس امت کے سپرد کررکھا ہے، الحمدللہ! امت نے اپنا بھرپور کردار ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کی۔ فتنہ قادیانیت کے خلاف حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، تمام اکابرین امت نے مرزائیت کو بے نقاب کیا اور انشاء اللہ اکابرین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کا تعاقب جاری رہے گا۔ سابق (ایم پی اے) حافظ محمد نعیم نے تمام مہمانوں اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ رب العزت نے آپ حضرات کی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو ہر موڑ اور ہر محاذ پر کامیابی عطا کی۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں زبردست کامیابی ملی اور قادیانیت آج تک اپنے زخم چاٹنے پر مجبور ہے۔ ملعونہ آسیہ کیس پر جو تحریک چلی اسلام آباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اجلاس ہوا، جس میں ملک بھر کے ۱۸ بڑے شیوخ الحدیث، امیر مرکزیہ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ، نائب امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ، حضرت مولانا سلیم اللہ خان (صدر وفاق المدارس العربیہ)، اس سطح کے اکابرین جمع ہوئے، اس اجلاس کے موقع پر قاضی حسین احمد (مرکزی رہنما جماعت اسلامی) نے کھڑے ہوکر کہا کہ جس طرح آج سے پچاس سال پہلے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کو جمع کیا تھا، آج ان کی جماعت نے اپنے بڑوں کی روایت کو زندہ رکھتے ہوئے تمام مکاتب فکر کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا ہے الحمدللہ! پورے پاکستان میں تحریک چلی اور تحریک کامیاب ہوئی، پنجاب میں یوسف کذاب نے دعویٰ نبوت کیا تو جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اس فتنے کو جڑ سے اکھیڑ پھینکا۔ گوہر شاہی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو آپ کی اس

جماعت نے قانونی کارروائی کی اور گوہر شاہی کو پاکستان سے بھاگنے پر مجبور کردیا، الحمدللہ! اپنے اکابر کے طرز پر عمل پیرا یہ جماعت اپنی منزل کی جانب گامزن ہے اور انشاء اللہ کامیابیاں اس جماعت کے قدم چومتی رہیں گی۔ اس پروگرام کی صدارت مولانا محمد اعجاز مصطفی نے کی اور نقابت کی ذمہ داری مفتی فیض الحق نے نبھائی، جبکہ مولانا عبدالحی مطمئن نے مبلغ ختم نبوت نے علمائے کرام اور ساتھیوں کو جوڑنے میں خوب محنت کی۔

ساتواں پروگرام جامع مسجد ابوایوب انصاریؓ، منظور کالونی:

۱۶/جون بروز جمعرات بعد نماز مغرب جامع مسجد ابوایوب انصاریؓ میں ساتواں پروگرام ترتیب دیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور حافظ محمد اخلاق کی پیش کردہ حمد ونعت کے بعد مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن نے اپنے بیان میں کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ۱۲۰۰ صحابہ کرامؓ وتابعینؒ نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا، جس میں ۷۰۰ حفاظ کرام اور بدری صحابہؓ بھی تھے صحابہ کرامؓ نے اس عقیدۂ کی عظمت و اہمیت کے پیش نظر اپنی قیمتی جانیں قربان کردیں، مگر جھوٹے مدعی نبوت کے وجود کو برداشت نہیں کیا۔ مبلغ مولانا مفتی محمد اسحاق مصطفی نے عقیدۂ حیات عیسیٰ علیہ السلام اور رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام پر تفصیلی اور مدلل بیان کرتے ہوئے کہا کہ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ رب العزت نے زندہ آسمان پر اٹھایا اور آپ قرب قیامت میں دنیا میں تشریف لائیں گے۔ اللہ رب العزت نے آپ کو نفخ جبرائیل سے پیدا کیا، اس اعتبار سے آپ کے اندر ملکوتی صفات بھی تھیں اور فرشتوں کا مستقر آسمان ہے، ملکوتی صفات کی وجہ سے آسمان پر زندہ اٹھالیا۔ عقیدۂ حیات مسیح علیہ السلام قرآن کی نص قطعی اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ نص قطعی اور احادیث متواترہ کا منکر کافر ہوتا ہے۔ عقیدہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کا منکر کافر ہے۔

پروگرام کی دوسری نشست کا آغاز بعد نماز عشاء حافظ عمر کی تلاوت اور نعت رسول مقبول حافظ سعید مدنی سے ہوا۔ اس موقع پر مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپؐ نے یہودیوں سے خیبر میں، مشرکین سے مکہ میں، عیسائیوں سے نجران میں صلح کی ہے، مگر جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی یا مسیلمہ سے صلح نہیں کی۔ جس طرح ہم اپنے والد یا اپنے ذاتی دشمن سے صلح نہیں کرتے اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن سے بھی صلح نہیں ہوسکتی۔

آخر میں خصوصی خطاب حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا ہوا۔ انہوں نے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ اور اس کی ذریت کے خلاف لشکر کشی اور جنگ یمامہ کی مکمل تفصیل بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ مسیلمہ کذاب کے ساتھ اس کے ماننے والے ایک لاکھ افراد تھے، ساٹھ ہزار افراد مسلح تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عکرمہؓ کی قیادت میں چار ہزار افراد کا لشکر روانہ کیا گیا اور لشکر کو حکم دیا کہ تم نے حملہ نہیں کرنا، اتفاقاً دشمنوں نے حملہ کردیا اور مسلمانوں کو عارضی شکست ہوئی، حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت شرجیل بن حسنہؓ کی قیادت میں چار ہزار کا لشکر مزید روانہ کیا، دشمن نے ان پر بھی حملہ کیا بعدازاں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں مزید لشکر روانہ کیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے سپہ سالار کی حیثیت سے مسیلمہ کے لشکر پر اس شدت سے حملہ کیا کہ وہ حدیقۃ الموت میں پناہ لینے پر مجبور ہوگئے۔ جہاں صحابہ کرامؓ نے مسیلمہ سمیت تمام منکرین ختم نبوت کو تہ تیغ کیا۔

پروگرام کے آخر میں مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی مدظلہ نے علماء کرام کا شکریہ ادا کیا اور کامیاب پروگرام کے انعقاد پر کارکنوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور کارکنان ختم نبوت کی محنت اور کوششوں سے تمام پروگرام بھرپور کامیاب رہے۔ رب کریم سے دعا ہے کہ اس کے ثمرات اور فرائض کو پوری دنیا میں عام فرمائیں۔ آمین۔

☆☆............☆☆

دیانت دار تاجر مسلمانوں کے ماتھے کا جھومر ہوتا ہے: مولانا زاہد الراشدی

پاکستان شریعت کونسل کے سیکریٹری جنرل شیخ الحدیث حضرت مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ تجارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ دیانت دار تاجر مسلمانوں کے ماتھے کا جھومر ہوتا ہے۔ تجارت میں وافر رزق کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ ہمیں ہر صورت رزق حلال کے لئے تگ و دو کرنا چاہیے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے فیصل روڈ اصغر کالونی گوجرانوالہ میں محمدی کوزہ حلیم کے افتتاح کے موقع پر کیا۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے قائم مقام ناظم اعلیٰ سید احمد حسین زید، جمعیت علماء اسلام پنجاب کے راہنما مولانا خرم شہزاد، مبارک احمد اور مولانا قاری عبدالرشید نے خطاب کیا۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا زاہد الراشدی نے دعائے خیر کروانے کے بعد کہا کہ دیانت دار اور مخلص تاجر کی موت شہادت کی موت ہوتی ہے۔ مسلمان تاجر کا مقام بہت بلند ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان تاجر ہونے کا عملی ثبوت دیا جائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا پاس رکھا جائے۔ تجارت انبیاء کرام علیہم السلام اجمعین کی اکثریت کا پیشہ رہا ہے، اس کے تقدس کا تقاضا ہے کہ تجارت درست خطوط اور اسلامی اصولوں کے مطابق کی جائے۔

عقیدۂ ختم نبوت تمام مسالک کا متفقہ عقیدہ ہے: مولانا نعمان ارمان

کراچی...عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ پاکستان چوک کے زیر اہتمام جامع مسجد الحبیب، سپریم کورٹ کے خطیب مولانا نعمان ارمان نے ختم نبوت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے نماز جمعہ کے اجتماع میں کہا کہ عقیدہ ختم نبوت دین و ایمان کی اساس ہے۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کرام کا انتخاب خود فرماتے ہیں، نبی کا نانہیں ہوتا، نبی حسین وجمیل ہوتا ہے، نبی اپنے دور کا حسن وجمال کا پیکر، امین ودیانتدار اور ہر قسم کے عیب سے پاک ومعصوم ہوتا ہے۔ آج مرزائیت کا فتنہ پھر سر اٹھا رہا ہے، اس کی وجہ سے آج پھر خدام ختم نبوت باطل کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں، الحمدللہ! ہر محاذ پر برسرپیکار ہیں۔ انہوں نے عوام سے دردمندانہ اپیل کی کہ آپ حضرات علماء حق کی صحبت میں رہیں اور علماء سے عقائد کے بارے میں واقفیت حاصل کریں اور قادیانیوں کے شر سے اور دھوکے بازی سے امت مسلمہ کی حفاظت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ حضرت مولانا نے زور دے کر فرمایا کہ اگر اپنا ایمان بچانا چاہتے ہو تو ہر قسم کے فتنے سے باخبر رہنے کی ضرورت ہے اور ہر قسم کے ایمانی چور اور ڈاکوؤں کی پہچان رکھنے کی ضرورت ہے، لباس خضر میں یہاں سینکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں۔

''اگر دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر''

انہوں نے کہا کہ آج کوئی ملک، کوئی قوم، کوئی ایوان مانے یا نہ مانے، کوئی قانون بنائے یا نہ بنائے، اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت کے منکرین کی سزا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں دلوا کر بتلا دیا ہے کہ ان ملعونوں کی سزا صرف اور صرف گردن زدنی اور قتل سے کم کوئی سزا نہیں ہے، چنانچہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فیروز دیلمیؓ کی قیادت میں ایک جماعت کو جھوٹے مدعی نبوت کی سرکوبی کے لئے بھیجا اور انہوں نے اس کا کام تمام کردیا، ادھر آپؐ نے اپنے وصال کے وقت حضرت جبریل علیہ السلام سے اطلاع ملتے ہی فرمایا: ''قد فاز فیروز'' کہ فیروز کامیاب ہوگیا یعنی مدعی نبوت کا سر قلم کردیا گیا، اس کے بعد آپ کا وصال ہوگیا۔ یہی سلسلہ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے شروع ہوا، الحمدللہ! قیامت تک کے لئے جاری وساری رہے گا، کوئی اس قانون الٰہی کو ختم نہیں کرسکتا۔ یہ ایک ایسا متفقہ مسئلہ ہے جس پر تمام مسلک والے متفق ہیں، ختم نبوت کے عقیدہ پر کسی کا کوئی اختلاف نہیں، دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث سب متفق ہیں، قادیانی فتنہ نت نئے طریقے سے سر اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے آپ کو نظر آئے گا، آپ اس انسان نما شیطان سے بہت خبردار رہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہوجاؤ اور شیطان کا آلہ کار نہ بنو، بے شک یہ تمہارا کھلا اور واضح دشمن ہے۔''

آج ہمیں عقیدہ ختم نبوت کے اوپر پختہ ایمان ویقین رکھ کر ان دشمنان اسلام کا تعاقب کرنا ہے۔ آخر میں مولانا نے تمام عالم اسلام کے لئے خصوصاً پاکستان کی خوشحالی وترقی اور اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے بڑی رقت آمیز دعا کرائی۔ نماز کے بعد ختم نبوت اور رد قادیانیت ومرزائیت پر مشتمل تعارفی لٹریچر اور ہینڈبل بڑی تعداد میں وکلا، ججز، طلبا اور پروفیشنل افسروں اور عوام میں تقسیم کیا گیا۔

جمعہ کو پورے برطانیہ میں یوم ختم نبوت پورے مذہبی جوش وخروش سے منایا گیا

لندن (پ ر) جمعہ کو پورے برطانیہ میں یوم ختم نبوت پورے مذہبی جوش وخروش سے منایا گیا۔ اس موقع پر علمائے کرام اور مشائخ عظام نے برطانیہ بھر کی مختلف مساجد اور اسلامک سینٹرز میں نماز جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت سے مسلمانوں کو آگاہ کیا اور منکرین ختم نبوت کے خلاف اسلام عقائد پر روشنی ڈالی۔ مقررین نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ آپ کے بعد کسی کو نیا نبی ماننا اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ انہوں نے قادیانی عقائد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا جنم قرار دے کر اپنی راہیں مسلمانوں سے جدا کرلی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو عیسیٰ مسیح اور امام مہدی ماننا اسلامی عقائد کی رو سے غلط ہے۔ مقررین نے شرکاء پر زور دیا کہ وہ 3 جولائی کو برمنگھم میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں جوق در جوق شرکت کریں۔ نماز جمعہ کے موقع پر برمنگھم میں مسجد عمر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، عثمان مسجد میں صاحبزادہ عزیز احمد، صدام مسجد میں حافظ محمد نگین، سینٹرل مسجد میں مولانا محمد اسماعیل رشیدی، مسجد فیض الاسلام میں اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ پاکستان کے نائب مدیر مفتی خالد محمود، نمرہ مسجد میں مولانا عبدالروف ربانی، قبا میں مسجد حافظ محمد اقبال، مسجد جامعۃ الاسلام میں مولانا خالد، مسجد جمعیت المسلمین میں مولانا اکرام الحق خیری، زکریا مسجد میں مولانا رشید، مکی مسجد میں مفتی محمود الحسن، مسجد حمزہ میں مولانا امداد اللہ قاسمی، برمنگھم کی دیگر مساجد میں علامہ سعید، مولانا سلیم، مولانا حبیب الرحمن، گلاسگو میں مولانا محمد اسلم، کاوینٹری میں مولانا محمد سلمان، وولورہیمپٹن میں قاری محمد اسمٰعیل سورتی، راجہ رشید احمد، اولڈہم میں مولانا فضل الرحیم، قاری محمد ادریس، ڈربی میں مولانا طاہر فیاض، مفتی زبیر، راچڈیل میں مولانا مفتی محمد اسلم، ویکفیلڈ میں مولانا اسلام علی شاہ، برنلے میں مولانا عزیز الحق، مولانا اسد علی شاہ، وسبلڈن لندن میں مفتی سہیل احمد، قاری محمد ہاشم، ڈیوزبری میں مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا یعقوب قاسمی، بریڈفورڈ میں مولانا محمد ابراہیم، مولانا فضل داد، مولانا عبدالباری، شیفیلڈ میں مولانا شعیب ذیبائی، مولانا عبدالباری، مولانا حیات، مولانا جمیل احمد بندھانی، مولانا نصیب الرحمن علوی، مولانا اکرم اوکاڑوی، مانچسٹر میں علامہ خالد محمود، مولانا محمد اقبال رنگونی، مولانا فیض الرحمن، بلیک برن میں مفتی عبدالحمید، مولانا عبدالحق، مولانا عبدالرحمن، کارڈیف میں قاری غلام نبی، حافظ محمد صدیق، سالزبری میں مولانا عبدالرزاق رحیمی، والسال میں مولانا محمد حسن، مولانا محمد لقمان، کراؤلے میں قاری عبدالرشید، مولانا عزیز الرحمن، مولانا اکرام الحق ربانی، آکسفورڈ میں مولانا محمد جمیل، مولانا عطاء اللہ کے علاوہ ملک بھر کی دیگر مساجد اور اسلامک سینٹرز میں بھی یوم ختم نبوت کی مناسبت سے علمائے کرام اور مشائخ عظام کی تقاریر وخطابات ہوئے۔

قتل وغارت پر ابھارے گئے پمفلٹ سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس تحفظ ختم نبوت عالمگیر جماعت اور عدم تشدد پر یقین رکھتی ہے، پمفلٹ کا شائع اور تقسیم کرنا گھناؤنی سازش ہے: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

پمفلٹ پر فون نمبر اور ایڈریس کی موجودگی کے باوجود شر پسندوں کا سراغ نہیں لگایا گیا، انہیں گرفتار کیا جائے: مولانا فاروق ناصر و دیگر

فیصل آباد (بیورو رپورٹ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عدم تشدد پر یقین رکھتے ہوئے دنیا بھر میں قادیانیوں کا تعاقب کر رہی ہے۔ جھوٹے پمفلٹ شائع کر کے پاکستان اور مجلس تحفظ ختم نبوت کو دہشت گرد قرار دینے کی گھناؤنی سازش کی جا رہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ٹیلیفون پر جبکہ مجلس فیصل آباد کے نائب امیر مولانا سید فاروق ناصر شاہ، ڈاکٹر صولت نواز، عبدالرشید غازی، صاحبزادہ مبشر محمود، صاحبزادہ قاری حبیب الرحمن، قاری عزیز الرحمن و دیگر نے فیصل آباد پریس کلب میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عالمگیر جماعت ہے ۱۹۴۹ء میں قائم ہوئی اور پرامن انداز میں سرتاج ختم نبوت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے بھرپور جدوجہد کر رہی ہے، چند روز قبل کچھ نامعلوم شرپسندوں کی جانب سے شہر میں ایک پمفلٹ تقسیم کیا گیا جس پر ہماری جماعت کے مشابہ نام لکھا گیا ہے اور اس میں لوگوں کو اشتعال دلا کر قتل وغارت گری پر ابھارا گیا ہے، ہم یہاں پوری ذمہ داری سے کہتے ہیں کہ ہمارا ایسے کسی پمفلٹ اور جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ہماری جماعت عدم تشدد کی قائل ہے اور ہم قانونی چارہ جوئی کرتے ہیں، ہم حکومت اور حساس اداروں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ پمفلٹ پر موجود ایڈریس اور فون نمبروں کی موجودگی کے باوجود شرپسندوں کو ابھی تک ٹریس نہیں کیا گیا، انہیں گرفتار کیا جائے اور قرار واقعی سزا دی جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یہ بھی مطالبہ کرتی ہے کہ ایسا ہی پمفلٹ لاہور، لندن اور دیگر شہروں میں بھی تقسیم کیا گیا جو کہ قادیانی سازش معلوم ہوتی ہے۔ ہم عدم تشدد پر یقین رکھتے ہوئے اپنا قانونی اور آئینی حق استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے ہم اس پمفلٹ میں پرتشدد تحریر کی سختی سے تردید کرتے ہیں۔ اس موقع پر مولانا غلام مصطفی، سید خبیب احمد، سید معظم شاہ، مولانا عزیز الرحمن و دیگر بھی موجود تھے۔

(روزنامہ اسلام لاہور، ۱۷ر جون ۲۰۱۱ء)

روزمرہ پیش آنے والے دینی مسائل کے عام فہم اور قرآن وحدیث کی روشنی میں آسان حل کے لئے جدید فقہی انسائیکلوپیڈیا

حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی مایہ ناز تصنیف

آپ کے مسائل اور ان کا حل (مکمل مدلل)

فقہی تحقیق وتخریج، کثیر اضافہ جات، جدید ترتیب اور بڑے سائز کی آٹھ ضخیم جلدوں پر مشتمل

خوبصورت اور پُرکشش ٹائٹل کے ساتھ چھپ چکی ہے

مدارس عربیہ کے طلبا وطالبات کے لئے بیش بہا خزانہ، علماء کرام ومفتیان عظام کی معاون ومددگار، ہر گھر کی ضرورت

عام قیمت: 5500 روپے

علماء وطلبا اور مدارس کے لئے رعایتی قیمت: 2700 روپے

علاوہ ڈاک خرچ

پیشگی منی آرڈر بھیج کر منگوا سکتے ہیں، وی پی سے معذرت خواہ ہیں

مکتبہ لدھیانوی، ۱۸ر سلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن، کراچی

سیل: 0321-2115595, 0321-2115502 فون: 021-34130020

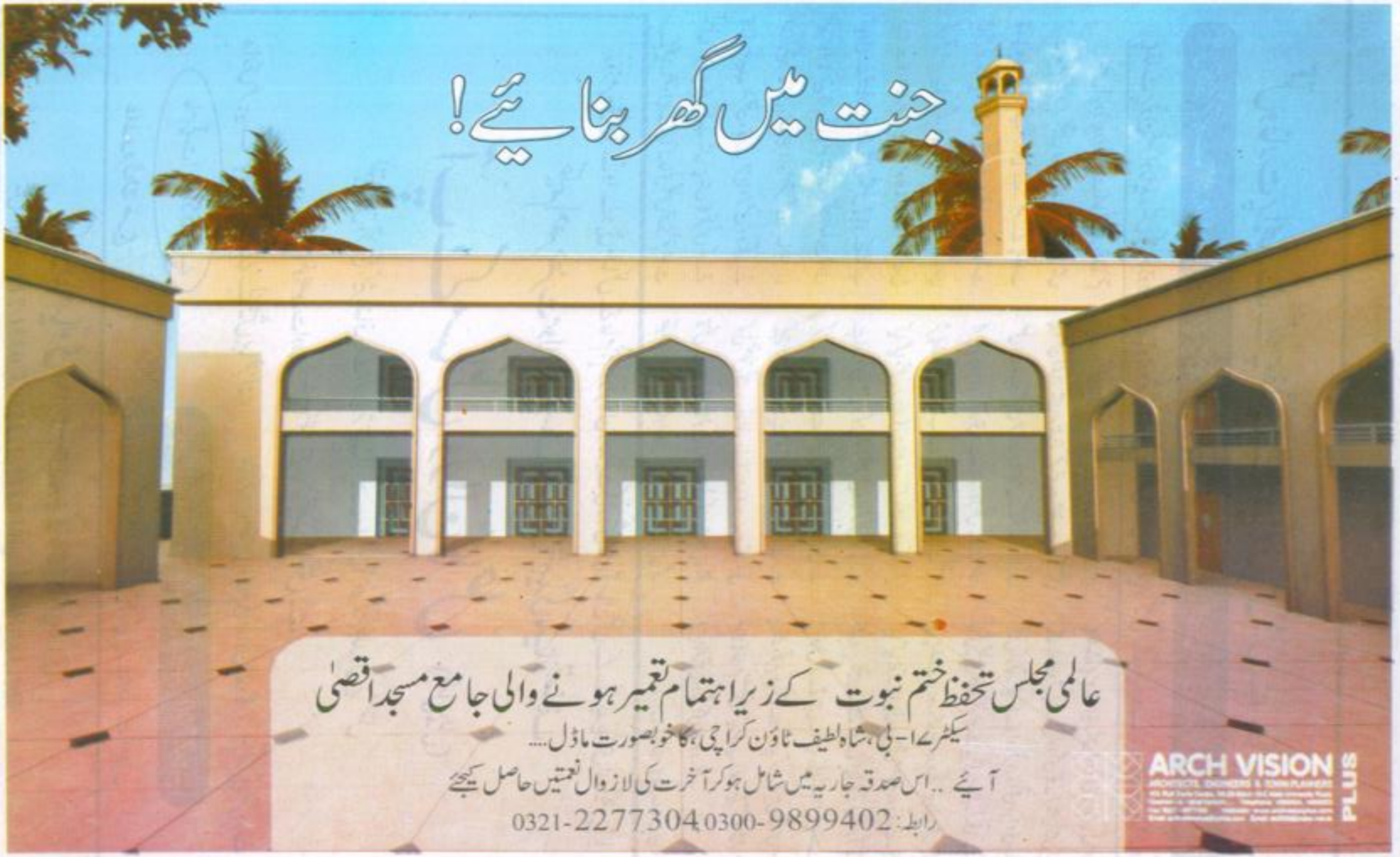
جنت میں گھر بنائیے!
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تعمیر ہونے والی جامع مسجد اقصیٰ
سیکٹر ۱۷-بی، شاہ لطیف ٹاؤن کراچی، کا خوبصورت ماڈل....
آیئے .. اس صدقہ جاریہ میں شامل ہوکر آخرت کی لازوال نعمتیں حاصل کیجیے
رابطہ: 0300-9899402 0321-2277304
ARCH VISION
PLUS